رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار ۔ قادیان ۔ فی پرچہ

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۹ ۔ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۲۷ء ۔ یوم جمعہ ۔ مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ ۔ جلد ۱۵

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا لڑکا عبدالرحمٰن صاحب بعارضہ کالرا بیمار ہوگیا تھا۔ لیکن بفضل خدا صحت یاب ہو رہا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب خان ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر اعلیٰ شملہ تشریف لے گئے ہیں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے بعارضہ آشوب چشم بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

جناب قاضی محمد عبداللہ بھٹی ناظر دعوۃ و تبلیغ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اطلاعات شملہ

(مرسلہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

۲۳ اگست۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف ابھی تک چلی جا رہی ہے۔ بعض دن کچھ افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور بعض دن زیادتی۔ حضور کام میں مصروف رہتے ہیں۔ کام بھی جاری ہے۔ دوائی بھی۔

حضرت ام المؤمنین کو درد سے کلی آرام ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تکلیف نقرس میں بہت کمی ہے۔ آپ نے کچھ کام شروع کر دیا ہے۔

مکرمی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰ روز کی رخصت لیکر شملہ تشریف لائے ہیں۔

۲۶ اگست: حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے اہل بیت بھی بخیریت ہیں۔ حضرت کے ہمراہیان بھی خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

۲۸ اگست: حضرت صاحب کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کام میں سخت مشغول ہیں۔ کل ایک جرمن سیاح جو ٹرکی۔ مصر۔ بغداد۔ پرشیا وغیرہ کا سفر کر کے آیا۔ حضور کی ملاقات کیلئے آیا۔ اور مختلف حالات سلسلہ کا ذکر سنتا رہا۔ اس کے چلے جانے کے بعد خان محمد نواز خان صاحب رئیس اعظم کیمبل پور ممبر اسمبلی۔ جناب محسن مرزا صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج کیمبل پور۔ ہیڈ ماسٹر صاحب چیفس کالج لاہور۔ اور خان بہادر عبدالاحد ریٹائرڈ انجنیئر نے حضرت صاحب سے ملاقات کی۔ اور دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ خانصاحب سے خصوصیت کے ساتھ قانون تحفظ عزت انبیاء پر گفتگو ہوتی رہی۔ مسودہ جو سلسلہ احمدیہ کی طرف سے پیش کیا جانے کو ہے۔ انہوں نے سنا۔ اور بہت کچھ جرح کے بعد اس سے کلی اتفاق کیا۔

اخبار احمدیہ

تحصیل چندہ کی رسیدیں

اس وقت طلبائے مدارس نے چندہ کی فراہمی میں خاص شوق اور جوش سے وافر حصہ لینے کی کوشش میں قدم رکھا ہے۔ چنانچہ ان کے لئے ترقی اسلام کی رسیدات ٹکٹوں کیطرح آنے آنے اور چار چار آنے۔ ایک ایک روپیہ۔ پانچ پانچ روپے کی چھپوائی گئی ہیں۔ اور طلبا کیطرف سے ان کی تعطیلات کی روانگی پر اس قدر مطالبہ ہوا کہ تمام رسیدات تقسیم ہو جانے کے بعد بہت سے طلباء باقی رہ گئے۔ بلکہ جن کو رسیدات دی گئیں۔ ان کو بھی ان کی خواہش کے مطابق نہ مل سکیں۔ اس لئے اور رسیدات کے چھپوانے کا انتظام کیا گیا۔ اور اللہ تعالٰے کے فضل سے رسیدات چھپ گئی ہیں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن طالبعلموں کو رسیدات نہیں پہنچیں۔ یا کم اور ناکافی پہونچی ہیں۔ یا ختم ہو چکی ہیں۔ وہ فوراً اپنے اپنے ہیڈ ماسٹروں کے توسط سے طلب کریں۔ نیز جو احباب طلباء مدارس کے علاوہ اس خدمت کو سرانجام دینے والے ہیں۔ اور وہ رسید بکیں ٹکٹوں کی صورت کی چاہتے ہوں۔ وہ براہ راست منگوا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ترقی اسلام کی رسیدات عام رسیدات کے نمونہ پر بھی چھپوائی گئی ہیں۔ یعنی وہ رسیدات ہیں تو ترقی اسلام کی ہی۔ مگر ان کا نمونہ ان رسیدات کا سا نہیں جو طلبا کو دی گئیں۔ الغرض بذریعہ تحریر ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن طلبا کو رسیدات نہیں ملیں یا کم اور ناکافی ملی ہیں یا ختم ہو چکی ہیں۔ وہ اپنے اپنے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹروں کے توسط سے مزید رسیدات طلب کر لیں۔ اور دوسرے دوست بھی براہ راست رسیدات طلب فرمادیں۔ اور خدمت کا یہ وقت ہاتھ سے نہ دیں۔

عبد المغنی ناظر بیت المال

پوسٹل ریلیف فنڈ

بعض دوستوں کے خطوط حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں براہ دریافت برائے شمولیت Postal & R.M.S mutual Relief fund آرہے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ جو دوست اس فنڈ میں شامل ہونا چاہیں ہو سکتے ہیں۔ جہاں سود کی بات ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیے یعنی اشاعت اسلام میں خرچ کیا جاوے۔

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

میاں نذیر احمد صاحب چغتائی کی وفات پر اظہار افسوس

مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۲۷ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور نے باتفاق رائے مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی:۔

میاں نذیر احمد صاحب خلف الرشید جناب میاں معراج الدین صاحب کی وفات حسرت آیات جو مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۲۷ء کو بمقام لاہور واقع ہوئی ہم افراد جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ کے لئے سخت صدمہ اور قلق کا باعث ہے اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ میاں صاحب کی وفات سے ایک نہایت قابل صالح اور ہونہار نوجوان جس کی ذات ستودہ صفات سے ہماری بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔ دنیا سے رخصت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس صدمہ عظیم میں جو اُن کے والد صاحب کو اپنی عمر کے آخری حصہ میں اپنے ایک جوان فرزند ارجمند کی مفارقت پر جو اپنی نیکی۔ طہارت اور قابلیت کیوجہ سے اُن کے خاندان میں ایک چمکتا ہوا گوہر تھا خدا کی مصلحت کی بنا پر برداشت کرنا پڑا ہے۔ ہم دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور رب العالمین کے حضور دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مرحوم کو اپنی خاص رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ اور اعلیٰ روحانی مقام عطا فرما کر نبی کریم صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ کی معیت خاص میں جگہ دے۔ آمین۔ نیز ان کے مفارقت زدہ والدین اور دیگر اعزا و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہو۔ آمین

چونکہ مرحوم اخبار الفضل کے صیغہ ادارت کے ایک رکن تھے اس لئے ہم کارکنان اخبار سے بھی اظہار افسوس کرتے ہیں۔ جن کو مرحوم جیسے قابل اسسٹنٹ ایڈیٹر کی خدمات سے محروم ہونا پڑا ہے۔

قرار پایا کہ اس قرار داد کی ایک نقل حضرت میاں معراج الدین صاحب کی خدمت میں اور ایک نقل دفتر الفضل میں بھیجدی جائے

وزیر محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور۔

طلباء کو اطلاع

تمام ایسے احمدی طلباء کو اطلاع دیجاتی ہے۔ جو پرائیویٹ طور پر امتحان دینے کیلئے لاہور جادیں۔ وہ احمدیہ ہوسٹل واقعہ ایمپرس روڈ میں ٹھہر سکتے ہیں اور ان کو ہوسٹل کی فیس ادا کرنی اور تمام قواعد کی پابندی لازمی ہوگی

قائم مقام ناظر تعلیم و تربیت

ایک آریہ سماجی پنڈت کا قبول اسلام

۱۴ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ پنڈت عوف گرد ولد لدا قناری موضع برگاؤں ضلع بلڈانہ کا باشندہ بعد از جمعہ شاہی مسجد میں مولانا مولوی عبد الخالق صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبد الرحمٰن رکھا گیا۔ شیخ حسن احمدی یادگیر

ایک برہمن مسمی انبارام ساکن رام پور متصل احمد آباد برضا و رغبت مسلمان ہو کر داخل اسلام ہوا۔ سراج الدین از سورت شہر

شکریہ

میں ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میری بیوی کی صحت کیواسطے دعائیں کیں۔ خاکسار محمد عالم از ممباسہ

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۳۱ جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز ظہر راجہ علی محمد صاحب ای۔ اے سی میانوالی کا نکاح ملک برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات کی لڑکی مسات شریف بیگم کے ساتھ ایک ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالٰے جانبین کیلئے بابرکت کرے۔

چودہری ظہور احمد صاحب کلرک دفتر محاسب کا نکاح پانچسو روپے مہر پر چوہدری غلام حسین صاحب نمبردار (اراضی یعقوب) سیالکوٹ کی پوتی اقبال بیگم کے ساتھ ۱۸ اگست ۱۹۲۷ء کو بعد نماز عصر مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں خدا تعالٰے مبارک کرے۔ نثار احمد از قادیان

دعا

احباب کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس عاجز کا لڑکا غلام احمد چند روز میں بمبئی میڈیکل کالج کا امتحان دیگا۔ وہ بوجہ کمزوری صحت پوری تیاری نہیں کر سکا۔ لہٰذا اس کی کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز یہ عاجز ابھی تک قائمقام انسپکٹر ہے۔ عاجز کی مستقلی کیلئے بھی دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام خاکسار نیاز محمد انسپکٹر پولیس کراچی

بندہ کے دائیں بازو پر ناسور ہے۔ جس کو کوئی عرصہ ڈیڑھ سال ہو چکا ہے احباب میرے لئے دعا کریں۔ اگر کوئی صاحب اس کا علاج کسی قسم کا جانتے ہوں تو عاجز کو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیویں۔ خاکسار عبد الواحد معرفت مولوی عبد العزیز صاحب سارٹر ریلوے میل سروس لالہ موسےٰ ضلع گجرات

عاجز عرصہ سوا آٹھ سال سے خرابی جگر۔ معدہ وغیرہ میں مبتلا ہے تمام بھائیوں کی خدمت میں نہایت دردمند دل کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ خاکسار کیلئے دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالٰے مجھ ناچیز کو اس لمبی بیماری سے شفاء عطا فرمائے۔ اور خدمت اسلام کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین والسلام محمد علی صابر چک قریشیاں

ولادت

خداوند کریم نے اپنے خاص فضل و کرم سے پانچ لڑکیوں کے بعد مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کی عمر درازی اور ترقی دین و دنیا کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار پیر محمد شاہ احمدی از منٹگمری

تلاش

میرا بھائی تقریباً چار ماہ سے گم ہے۔ نام محمد اسحٰق مشہور گل عمر نو برس رنگ گورا درمیانی قد سر پر ٹوپی پہنے گی اور گلے میں قمیص کھدر کی۔ اگر کسی بھائی کو کہیں ملے تو مجھے اطلاع دیں۔

عبد الغفور احمدی از ترنگزای تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

چندہ مستورات

میاں احمد الدین صاحب زرگر داعظ جماعت پنڈی چیری سے اطلاع دیتے ہیں۔ میری بیوی نے پنڈی چیری آتے ہی لجنہ اماء اللہ کا کام شروع کر دیا۔ اور آمنہ بیگم اہلیہ بھائی روشن الدین صاحب کو محصل مقرر کیا۔ اور ہر ایک بہن سے چندہ مستورات لینا شروع کیا۔ اور اب خدا کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کا کام باقاعدہ شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۱۲ روپیہ چندہ وصول ہوا ہے۔ جسمیں ۱۰ روپیہ چندہ مسجد ... لنڈن کا ہوا ہے۔ اور باقی چندہ عام مستورات ہے۔ جو کہ خزانہ صدر میں پہنچایا گیا ہے۔ اگر اس طرح سے جماعتیں کوشش کریں

مُسلمانوں کو ایک نہایت ضروری مشورہ

ہندوؤں کی ایک خطرناک چال سے مُسلمان بچیں

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ کہ موجودہ ایام اسلام اور اہل اسلام کے لئے نہایت پُر آشوب اور تشویش انگیز ہیں۔ اگر ایک طرف علمبرداران شُدھی۔ فرزندان توحید کی گردنوں کو معبود حقیقی کے آستانہ سے ہٹا کر کفر و شرک کی دہلیز پر ناصیہ فرسائی کرنے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ اور جائز و ناجائز حیلوں اور سازشوں سے ان کو راہ ہدیٰ سے منحرف کر کے چاہِ ضلالت میں گرا دینے کی ناپاک اور شرمناک کوششیں کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف سنگھٹنی سورمے ان کی جان و مال عزت اور غیرت کو تباہ و برباد کرنیکی فکر میں ہیں۔ مسلمانوں کے عزیز اور محبوب ترین آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کر کے ان کے دل زخمی اور جگر چھلنی کرنا ایک پسندیدہ مشغلہ سمجھتے ہیں۔ ہندو اخبارات سرحد پار کے فرضی مظالم کی داستانیں سُنا سُنا کر ہندوؤں کو اس بات کے لئے آمادہ کر رہے ہیں کہ وہ اہل اسلام کی تخریب کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ ازیں حالات مسلمان قوم کا جو کہ ایک کمزور اور نادار قوم ہے فرض ہے کہ اس زبردست غنیم کے حملوں کے [illegible] کے لئے نہایت حزم و احتیاط سے کام لے۔

[illegible] کے جو بیٹھا ہے کسی اپنے سے قوی تر [illegible] یہ سمجھ لینا بالکل آسان ہے کہ اپنے وقت [illegible] کو اپنا دشمن بنا لینا کس قدر خلاف مصلحت [illegible] موجب حیرت ہوتی ہے کہ مسلمان بحیثیت [illegible] گورنمنٹ سے درست [illegible] ہندوؤں کی [illegible] پالیسی کا منشاء ہے [illegible] مسلمان اور گورنمنٹ کے تعلقات خراب کر کے دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف کر دیں۔ تا اگر ہندوؤں کی کوششوں اور حملوں سے مسلمان اپنی ہستی محفوظ رکھنے میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ تو گورنمنٹ کی دستبرد سے ان میں اُٹھنے کی سکت باقی نہ رہے۔ پس مسلمانوں کو نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ ہر قسم کے جوشوں سے علیحدہ ہو کر اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ اندریں حالات گورنمنٹ سے برسرِ پرخاش رہ کر کسی مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ مسلمانوں کو ہندوؤں کی اشتعال انگیزیوں سے متاثر ہو کر خواہ مخواہ حکومت سے کشیدگی اور عداوت پیدا کر کے اپنی ہستی کو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہیئے اس سے قبل گاندھی جی ایک ایسی ہی چال چل چکے ہیں۔ جو اگر کامیاب ہو جاتی۔ تو مسلمانان ہند کے لئے نہایت ہی ہلاکت خیز ثابت ہوتی۔ انہوں نے اپنی مطلب براری کے لئے مسلمانوں کو مذہب کے نام سے گورنمنٹ کے خلاف اشتعال دلا کر اپنے ساتھ کر لیا۔ اور آج اس حقیقت کو بڑے سے بڑے ہندو لیڈر خود تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ بھائی پرمانند جی ایم اے اخبار "تیج" دہلی کے کرشن نمبر ۲۰ اگست میں لکھتے ہیں:-

"مہاتما گاندھی نے دیکھا کہ مسلمانوں کو صرف مذہب کے نام پر اپیل کر کے بھڑکایا جا سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے ان کے سامنے خلافت کا خطرہ رکھ کر انہیں سرکار انگریزی کا دشمن بنا کر اپنا دوست بنا لیا"

یہ ایک بہت بڑے ہندو لیڈر (بھائی پرمانند) کی شہادت اس ہندوستان کے سب سے بڑے سیاسی لیڈر (گاندھی جی) کے متعلق ہے۔ جن کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے بھی ایسے ہی خیرخواہ ہیں جیسے ہندوؤں کے۔ اور وہ اب بھی ہندو مسلمانوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں پس جب گاندھی جی ایسا لیڈر مسلمانوں کو گورنمنٹ کے خلاف محض اس لئے اشتعال دلانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ مسلمانوں اور گورنمنٹ میں عداوت پیدا کر کے اپنے مقصد کے حصول کے لئے مسلمانوں کو اپنا دوست بنا لے تو پھر دوسرے ہندو اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کی خاطر گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات خراب کرنے کی جس قدر بھی کوشش کریں کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل ہندو اخباروں اور ہندو لیکچراروں کی ہر رنگ اور ہر طریق سے یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کو گورنمنٹ کے خلاف اشتعال دلائیں۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں میں بگاڑ پیدا کریں۔ گورنمنٹ سے مسلمانوں کی سرکوبی کا مطالبہ کریں۔ اور مسلمانوں کو گورنمنٹ کے خلاف اُکسائیں۔

پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ موجودہ حالت میں نہایت احتیاط سے کام لیں۔ اور گورنمنٹ سے بگاڑ پیدا کرنے والی تمام باتوں سے بچیں ممکن ہے کہ اسی طرح کوئی اور بھی اس وقت اس لباس میں مسلمانوں کے سامنے آئے۔ اور قومیت کی آڑ میں انکی توجہ اصلی حریف اور مد مقابل سے پھیر کر ان کو ایسی چٹان سے ٹکرا دے جس سے وہ بالکل چکنا چور ہو جائیں۔ اور آئندہ سنبھلنے کی کوئی امید باقی نہ رہے۔ اس لئے ہمارا نہایت مخلصانہ مشورہ ہے کہ اب چونکہ زمانہ بہت نازک ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے نہایت ابتلاء کے دن ہیں۔ اگر انہوں نے ذرا بھی غفلت برتی۔ اور اپنے نیک و بد پر پوری طرح غور نہ کیا۔ اور خواہ مخواہ حکومت سے مخالفت کی ٹھان لی۔ تو یہ ایک ایسی غلطی ہوگی جسکی تلافی صدیوں تک نہیں ہو سکے گی۔

اس وقت ہندو کس طرف چل رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے متعلق ان کی کیا پالیسی ہے۔ اس کا پتہ بھائی پرمانند صاحب کے حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ لکھتے ہیں:-

اگر "سوراجیہ" ہمیں ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد پر ملتا ہے۔ تو ہمیں اس کو شیخ چلی کا خواب سمجھ کر ترک کر دینا چاہیئے۔ اور اگر یہ گورنمنٹ کے لطف و کرم سے ملتا ہے۔ تو ہمارے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو گورنمنٹ کی نظروں میں زیادہ قابل اور مستحق ثابت کریں۔ گورنمنٹ کی مخالفت پر مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانا۔ ایں خیال است و محال است و جنوں"

یہ الفاظ ایک ایسے ہندو لیڈر کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں جسے ایک وقت گورنمنٹ نے بغاوت کے جرم میں عمر قید کی سزا دی تھی۔ اور جو گورنمنٹ کی مخالفت میں اپنے آپ کو قربان کر دینا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ مگر اب مسلمانوں کو مٹانے کے لئے وہ گورنمنٹ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کی ہندوؤں کو تلقین کر رہا ہے اور ہندو فی الواقعہ اس طریق عمل پر کاربند ہو رہے ہیں۔

پس ہمارا مخلصانہ اور نہایت نیک نیتی پر مبنی مشورہ ہے کہ مسلمان اپنے دماغ سے حکومت کی مخالفت کا خیال نکال کر بلکہ اس

تعاون کر کے اور اس کی ہمدردی حاصل کر کے اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کی جدوجہد پوری طاقت کے ساتھ کریں۔ کہ یہی ایک محفوظ اور سلامتی کا راستہ ہے۔

یورپ میں اسلامی پروپیگنڈا

ولایت میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات اور ہدایات کے ماتحت اسلامی مفاد کی حفاظت اور ہندوؤں کی خطرناک چالوں کے ازالہ کے لئے احمدی مبلغین کی مساعی پر ابھی چند ہی دن گذرے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے آریوں کے روزانہ اخبار تیج نے اس بارے میں بہت کچھ واویلا کیا تھا۔ اور حسب معمول تہذیب و شرافت سے گرے ہوئے الفاظ ہمارے متعلق استعمال کرتے ہوئے ہماری ان کوششوں کا ذکر کیا تھا۔ جو نہایت نیک نیتی اور امن پسندی کے ساتھ کی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد ایک دوسرے آریہ اخبار "آریہ گزٹ" (۱۱ اگست) نے اپنی آرین تہذیب کا ثبوت دیتے ہوئے حسب ذیل نوٹ شائع کیا ہے۔

"معلوم ہؤا ہے۔ کہ لنڈن کے احمدی مشنری وہاں کے بااثر حلقوں میں "رنگیلا رسول" کے سلسلہ میں طرح طرح کی غلط بیانیاں کرتے پھرتے ہیں۔ اور ان کی یہ منحوس کوششیں پے درپے کامیاب ہو رہی ہیں۔

ہندوستان میں جو کچھ ہؤا۔ سو ہؤا۔ لیکن ہم ہندوؤں کو صاف طور پر بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ انگلستان میں احمدیوں کی پھیلائی ہوئی غلط بیانیاں ہمارے لئے زہر قاتل سے زیادہ نقصان دِہ ہوں گی۔ ہم نے ہندوستان میں احمدیہ ایجی ٹیشن سے غفلت برتی۔ اور اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس تلخ تجربہ کے بعد اب بھی ہمارا خاموش رہنا ایک تباہ کن حماقت ہوگی۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ جو کچھ انگلستان میں ہو رہا ہے وہی کچھ یورپ کے دیگر ممالک اور امریکہ میں ہو گا۔ کیونکہ احمدیہ جماعت کا شیطانی جال ہر جگہ پھیلا ہؤا ہے"

آریوں سے کبھی شریفانہ کلام کی توقع رکھنا چونکہ بالکل فضول ہے۔ اس لئے اس بارے میں ہم کچھ نہیں کہتے۔ ہاں اس خوف وہراس کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ جو مندرجہ بالا سطور کے ایک ایک لفظ سے ظاہر ہے۔ اور جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ باقاعدہ کام کرنے اور کام کرنے کی قابلیت رکھنے والوں کے کام شروع ہی کرنے کا کیسا اثر ہو سکتا ہے۔ اب انشاء اللہ یہ کام آریوں کے گالیاں دینے اور بے ہودہ سرائی کرنے سے رُک نہیں سکتا۔ بلکہ انشاء اللہ دن بدن ترقی کرے گا۔

مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تمام مسلمان اس کی اہمیت کو پورے طور پر سمجھیں۔ اور ہر طرح سے اس میں مدد دیں۔ اگر مسلمانوں کی متحدہ اور متفقہ امداد ممالک غیر میں مقیم ہمارے مجاہدوں کی پشت پر ہو۔ تو خدا کے فضل سے نہایت ہی قلیل عرصہ میں اسلامی مفاد کے تحفظ کا نہایت ہی مکمل بہترین اور پُر اثر انتظام کیا جا سکتا ہے۔ کیا مسلمان اس طرف متوجہ ہونگے۔

سرحدی مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کا بے بُنیاد شور

سرحد پار سے ہندوؤں کے اخراج کے متعلق ہندو اخبارات نے افغانوں کو بدنام کرنے کے لئے ایک باقاعدہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ اور فرضی مظالم اور ستم رانی کی داستانیں سُنا سُنا کر ہندوؤں کو اشتعال دلانے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سے قبل بارہا کئی ایک معتبر شہادتوں کی بنا پر ہم ان مظالم کا فرضی اور بالکل بے بنیاد ہونا ثابت کر چکے ہیں۔ آج ایک معزز انگریزی جریدہ کی رائے جو اس نے اپنے نامہ نگار مقیم سرحد کی اطلاع پر شائع کی ہے۔ درج کرتے ہوئے ہندو دوستوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بے بنیاد خبریں شائع کر کے خواہ مخواہ ملک کی فضاء کو مزید مسموم نہ کریں۔ اخبار سٹیٹسمین اپنی ۲۴ تاریخ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"فیصلہ درہ تمان سے مسلمان مطمئن ہو گئے ہیں۔ اور ان کا ہیجان مبدل بسکون ہو رہا ہے۔ باقی ایسے بیانات جن میں ہندوؤں کے خلاف کسی شورش یا جبر و تشدد کی داستانیں ہیں۔ بالکل بے بنیاد اور خلاف واقع ہیں"

کیا ہندو صاحبان اس شہادت کے بعد بھی جو ایک غیر جانبدار اخبار کی ہے۔ سرحدی علاقہ کے مسلمانوں کے خلاف شور مچانے اور فرضی مظالم کی داستانیں سنانے سے باز نہ آئیں گے۔

یورپ اور مسئلہ طلاق

اسلام کی تعلیم ایسی حکمت پر مبنی ہے۔ کہ کسی ملک یا کسی قوم کے لئے قطعاً ناممکن ہے۔ کہ اس کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی معاشرتی زندگی کو خوشگوار بنا سکے۔ مسئلہ طلاق پر یورپ ہمیشہ سے اعتراض کرتا چلا آیا ہے۔ مگر آج جس طرح اسے مجبوراً اس کی معقولیت اور صحت کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ وہ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ اسلام ایک حکیم اور علیم و غیب دان ہستی کی طرف سے ہے۔ چونکہ یورپ نے سکون اور اطمینان کی حالت میں نہیں۔ بلکہ نہایت تنگ آکر اور قطعاً مجبور ہو کر مسئلہ طلاق جاری کیا۔ اس لئے اسے بالکل وسیع کر دیا۔ اور اب اس کی وسعت سے نالاں اور سرگردان ہے۔ چنانچہ اخبار سٹیٹسمین اپنی ۱۳ اگست کی اشاعت میں بحوالہ ٹائمز آف لنڈن رقمطراز ہے۔ کہ "اس سال کے پہلے پانچ ماہ میں روس میں ۱۸۶۹ نکاح درج رجسٹر ہوئے۔ اور ۷۵۵ طلاقیں" اسلام نے طلاق کو جائز قرار دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی نہایت مجبوری کی حالت میں۔ اور ایسی حالت میں جب مرد و عورت کے نباہ کی کوئی صورت ہی نہ رہے۔ اس پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے — ہمیں یقین ہے۔ بلکہ پختہ یقین ہے۔ کہ جس طرح اہل یورپ نے طلاق کی ضرورت کا اعتراف کیا ہے۔ اسی طرح مجبوراً ایک دن انہیں اس کی کثرت کو روکنے کی تدابیر بھی اختیار کرنا پڑیں گی۔

الفضل کے متعلق معاصر "مشرق" کی رائے

گورکھپور کا معاصر "مشرق" مسلمانوں کا ایک پُرانا اور بااثر اخبار ہے۔ جو مسلمانوں کے مفاد اور بہتری کے متعلق صائب اور درست رائے رکھنے کی وجہ سے خاص طور پر شہرت رکھتا اور سنجیدہ و متین حلقہ میں قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس نے اپنے ایک تازہ پرچہ میں مسلمانوں کو الفضل کے مطالعہ کی حسب ذیل الفاظ میں تحریک کی ہے۔

" الفضل قادیان یہ پرچہ سہ روزہ قادیان سے نکلتا ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ آج کل مسلمانان ہند کے متعلق اس کا نقطۂ خیال بہت صحیح ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہر انجمن اسلامیہ اور ہر مسجد میں اس کی رسائی ہو۔ عقائد سے کوئی واسطہ نہ رکھو۔ نہ ان کو پڑھو۔ صرف اتحاد بین المسلمین کے مسئلہ کو دیکھو۔ کہ وہ کیا کہتا ہے۔ آٹھ روپے سالانہ قیمت ہے۔ اور اسلامی جذبات کی پوری تائید کرتا ہے۔ اور حضور انور صلعم کے اسوۂ حسنہ کا بڑا متبع ہے"

ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے۔ کہ غیر احمدی اصحاب کو اس قسم کے مشوروں سے آگاہ کر کے الفضل کے باقاعدہ مطالعہ کی تحریک کیا کریں۔ تاکہ ان لوگوں میں زندگی کی روح اور کام کرنے کی قابلیت پیدا ہو۔

الفضل میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے جو مضامین اور تقریریں شائع ہوتی ہیں چونکہ ان پر عمل کرنا موجودہ مشکلات کا حل ہے اسلئے ضروری ہے کہ الفضل کی دوسرے مسلمانوں تک رسائی ہو جس کیلئے احباب کو خاص کوشش کرنی چاہیئے۔

3

لنڈن کا عظیم الشان مذہبی جلسہ
تثلیث کدہ میں مسلم کی اذان

لنڈن جہاں دنیا دی گوناگوں دلچسپیوں اور مختلف نیرنگیوں کا مجمعہ ہے۔ وہاں بعض اوقات اسکے رہنے والے قدرت کے عجائبات کو دیکھکر مذہب کی طرف بھی متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور دہریت کی اندھیری فضا میں ان کی متجسس نگاہیں عرفان الٰہی کی پُر امن مشعل کے لئے بیتاب ہو جاتی ہیں۔ اور اس بھولے ہوئے بچے کی طرح جو کسی اژدہام میں باپ کی انگلی چھوڑ کر گم ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ بھی نہایت بیتابانہ طریقہ سے ہر چہرہ کو دیکھتے ہیں۔ اور ہر آواز کو سنتے ہیں۔ تا انہیں وہ گوہر مقصود مل جائے جو انہیں حقیقی راحت کے چشمے تک پہنچا دے لیکن انہیں معلوم نہیں۔ کہ ان کی بیقراری کا حقیقی علاج اسلام اور صرف اسلام ہے جب یہ لوگ ہمارے لیکچروں اور ہماری کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ اور ان سابقہ خیالات کا جو ان کے دلوں میں ظالم پادریوں نے اسلام کے متعلق پیدا کر دیئے ہیں۔ مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ان کے دل ایک ہی چیز کے متعلق دو متضاد خیالات کی عجیب کشمکش محسوس کرتے ہیں۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ولایت میں آمد کے بعد یہ لوگ اس بات کے متمنی نظر آتے ہیں۔ کہ اسلام کے متعلق واضح طور پر کچھ سنیں۔ اور اسی خیال سے یہاں مختلف قسم کے لیکچروں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور لوگوں کی ذہنیت اسلام کے متعلق اب کسی قدر تبدیل ہوتی نظر آتی ہے۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب یورپ کے ہر فرد تک اسلامی تعلیم کی حقیقی تصویر پہنچ جائیگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے جانے کے بعد مسجد کے افتتاح نے **انگلستان کے بچے بچے تک** ہمارے مشن کی خبر پہنچا دی ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ کل ۲۱ جولائی کا دن لنڈن کی تاریخ میں ایک حیثیت سے سب سے نرالا دن تھا جب ایک بہت بڑے گرجے میں ایک سٹیج پر دنیا کے سات بڑے بڑے مذاہب کے داعیوں اور لیڈروں نے ۵ ہزار کے مجمع میں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیں۔ بہت بڑے ہال کی دو منزلیں اوپر نیچے بھری پڑی تھیں۔ اور اس کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو جگہ نہیں ملی۔ لیکچراروں کو دو دو دفعہ لیکچر کرنا پڑتا تھا پہلے اوپر کی منزل پر پھر نیچے جا کر دوسری منزل میں۔ پانچ ہزار کی تعداد لنڈن میں کسی اس قسم کے جلسہ کیلئے مجمع ہو جانا غیر معمولی بلکہ بعید از خیال تھی۔

۵½ بجے پہلی تقریر کے شروع ہونے کا وقت تھا اس لئے پریزیڈنٹ کی تمہیدی تقریر کے بعد ہمارے نوجوان دوست نور الدین احمدی خلف میاں معراج الدین صاحب عمر لاہور۔ سٹیج پر کھڑے ہوئے۔ اور اس تثلیث کدہ میں اذان دینی شروع کی۔ ہزاروں کا مجمع خاموش تھا۔ تثلیث کے فرزند وہ گرجا اس سوز بھرے پیغام کو سن رہا تھا۔ کہ اللہ ہی ایک عبادت کے لائق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا رسول ہے۔ یہ الفاظ کیسے پیارے الفاظ ایک بتخانہ میں گونجتی ہوئی پر درد آواز کے ساتھ جو حالت اور سرور پیدا کر رہے تھے۔ اسے خامۂ قلم نہیں بیان کر سکتی۔ دل کی بادشاہتیں اس وقت اس ریتیلے صحراؤں والے حسین و محسن آقا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے آل و اصحاب پر درود بھیج رہی تھیں۔ اور دل کے مخفی کونوں سے مسیح موعود کا یہ شعر آنسوؤں کی صورت آنکھوں سے ٹپک رہا تھا۔

دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است

مُبارک۔ اے قادیان کی غریب بستی سے خدا کا نام بلند کرنے والے۔ سلامتی ہو تجھ پر۔ اور ان پر جو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ اللہ اور اسکے نبی سے پیار کرتے ہیں۔ اپنی ہر عزیز چیز سے ہزار درجہ زیادہ اس مبارک پیغام کو پہنچانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں جو انکے سینوں میں راہ خود ہی

اذان کے بعد ہم لوگوں نے وہاں نماز ادا کی۔ منتظمین کا خیال تھا۔ کہ صرف اذان ہی ہو۔ مگر جناب مولانا صاحب درد ایم اے نے زور دیکر نماز کے لئے بھی انتظام کر والیا تھا۔ ہمارا انوکھا لباس اور سچی عبادت کی تصویر سفید پردوں کے اندرونی اور بیرونی کیمروں پر اتر رہی تھی۔ اسکے بعد لیکچرز شروع ہوئے۔ پہلی تقریر آنریبل ڈاکٹر ڈبلیو۔ اے۔ ڈی سلوا (W. A. D. Silva) آف (of Cylon.) سیلون کی بدھ مذہب کے متعلق تھی۔ بچارے بوڑھے ڈاکٹر نے بہت کوشش کی۔ کہ میرا مذہب ہی عالمگیر ثابت ہو۔ لیکن بھلا صرف زبانی دعووں سے کون مانتا ہے۔ پھر عیسائیت کی طرف سے ڈاکٹر شرووڈ ایڈی آف امریکہ (Sherwood Eddy of America)

نے اسبات پر زور دیا۔ کہ ہمیں امن کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد کنفیوشن Confucian کے بارے میں ایک قابل ڈاکٹر کا وہ مضمون پڑھا گیا۔ جو اس نے اپنے مذہب کی تائید میں چین سے بھیجا تھا۔ ہندوازم کی ترجمانی کیلئے مہاراجہ صاحب بردوان اٹھے۔ اور فرمایا۔ ذات پات کو بھلا مذہب کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ہم سب کو متحد ہو جانا چاہیئے۔ تا دنیا میں امن پھیلے۔ آپ کے بعد یہودیوں کے معمر ڈاکٹر موسی گارٹر Moses Gaster کا لیکچر ہوا۔ آپ نے بھی اتحاد عالمگیری پر زور دیا۔ پھر ہمارے غیر مبایع بھائی عبد المجید صاحب کی باری تھی۔ آپ نے کہا۔ محمڈن لفظ غلط ہے۔ ہمیں مسلم کہنا چاہیئے۔ پھر آپ نے چند ایک اصولی باتیں اسلامی تعلیمات کے متعلق بیان کیں۔ مگر مجھے یہ دیکھکر حیرانی ہوئی۔ کہ آپ نے اپنے موجودہ زمانہ کے ریفارمر کا قطعاً کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ حالانکہ ہمیں تو اس بات کو فخریہ پیش کرنا چاہیئے۔ کہ اسی صدی میں ایک شخص گذرا ہے۔ جسکی زندگی معجزانہ تھی۔ اور سابقہ نبیوں یا خدا کی ہستی نہ ماننے والوں کے اس مبارک شخص کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے لئے کسی تاریخی ثبوت کے لیئے چنداں پریشان نہیں ہونا پڑتا۔ آپ کے بعد مولانا درد صاحب ایم۔ اے کی باری تھی۔ آپ سفید عمامہ باندھے۔ پنجابی لباس میں تھے۔ آپ کے اس لباس نے لوگوں کو اپنی طرف اور بھی زیادہ متوجہ کر لیا آپکی تقریر رپورٹ کے ساتھ ارسال خدمت ہے۔ (یہ تقریر انشاء اللہ مفصل درج کی جائیگی۔ ایڈیٹر) آپ کے بعد ڈاکٹر اینی بیسنٹ کی تقریر ہوئی۔ آپ بھی صلح کل پر زور دیتی رہیں۔ لیکن کوئی ایسے اصول بیان نہ فرمائے۔ جو ہر قسم کے حالات میں کام آسکیں۔ پروگرام ختم ہونے کے بعد پریزیڈنٹ صاحب نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ اس طرح کے لیکچروں کو باقاعدگی دیجائے۔ اور ایک قسم کے لفافے تقسیم کئے گئے۔ جن پر ممبر بننے والوں کو نام لکھنا تھا۔ چندہ بھی کافی ہوا۔ اور لوگوں نے بخوشی ممبر ہونا قبول کیا۔

لنڈن کا بہت بڑا جلسہ ختم ہو گیا۔ لیکن ایک احمدی کو اپنا عظیم الشان پروگرام سوچنے کے لئے چھوڑ گیا۔ کیونکہ خدا کے فضل سے ہمارے لئے کامیابی کا راستہ کھل رہا ہے۔ اور کسی نہ کسی طریقہ پر اللہ تعالیٰ خود لوگوں کے دلوں میں اس بات کا احساس پیدا کر رہا ہے۔ کہ وہ اس مُبارک چشمہ کی طرف لپکیں۔ جس کا ایک ایک قطرہ حیات افزا ہے۔ اور ہم اس آہستہ آہستہ ترقی کو تشکر کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ہاتھوں فرما رہا ہے۔ ہمیں یاد ہے۔ کبھی وہ دن تھے۔ کہ اتنے بڑے لنڈن کے ایک خاموش رہائشی گھر میں خدا کے مومن بندے اذان دیکر جس کو چند ہی سننے والے ہوتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی دو صفیں بنا کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ان کے دل بارگاہ الٰہی میں

جھکے ہوئے پُرنم آنکھوں سے التجا کرتے تھے۔ کہ اے مولا ہمیں کوئی مسجد دے۔ جس میں تیرے نام کو ادر بلند کریں۔ آخر اللہ تعالےٰ نے کوئی تڑپتا ہؤا ہیم شبانہ سجدہ قبول کیا۔ اور وہ مسجد دی جہاں سے بلند ہوتی ہوئی اذان ساری دنیا نے سنی۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں عظیم الشان گرجا میں اذان دینے اور نماز پڑھنے کا موقع عطا فرمایا۔ اور یہ گرجا سے بلند ہونے والی اذان تمام دنیا کو اخباروں کے ذریعہ پہنچ گئی۔ کیوں کہ یہاں کے اخباروں نے بہت کچھ ہماری اذان اور ہمارے لیکچر کے متعلق لکھا ہے۔ بہت کچھ کیا۔ سب کچھ اذان ہی تھی۔ اور واقعہ میں اس وقت خدائے واحد کا جو جلال برس رہا تھا۔ اس نے تین خداؤں کی حکومت کو پاش پاش کر ڈالا۔ لوگوں پر اذان کا یہاں تک اثر تھا۔ کہ وہ اذان کے ختم ہونے کے بعد چیرز دینا بھول گئے۔ اور اسی طرح اذان سے پہلے تالیاں نہیں بجائیں۔ حالانکہ یہ بات انگریزوں کی طبیعت میں راسخ ہوگئی ہے۔ کہ وہ ایسی عجیب چیز کو ایسے لباس والے آدمی سے ہوتا دیکھکر بغیر چیرز دیئے کے رہ ہی نہیں سکتے تھے۔ اور بعض اخبار والوں نے تو دو چار الفاظ کا ترجمہ بھی دیا ہے۔ جس کے لئے انہیں تجسس کرنا پڑا ہوگا۔

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ ہمارے واسطے احمدیت کا بیج بونے کے لئے کھیت طیار کر رہا ہے پہلے اذان کیلئے گھر دیا۔ پھر مسجد دی۔ اب گرجے دئیے۔ اور انشاء اللہ وہ دن بھی دور نہیں۔ جب دل کے گرجوں میں اذان ہوگی اور قلوب کے تثلیثی قلعوں پر محمدی جھنڈا لہرائیگا لیکن اس انعام کیلئے ایک ہی چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ "قربانی" ہے۔ اس لئے اے احمدیت کے فرزندو۔ بڑھو اور دین کی شمع پر قربان ہو جاؤ۔ کیونکہ پروانے کی زندگی ہی شمع پر نثار ہونے کیلئے ہے۔ اور یہی حقیقی زندگی ہے۔ اس لئے اپنے مالوں اور اولادوں کو خدا کی راہ میں دیدو۔ تا توکل ہی پاس رہجائے۔ کیونکہ مسافر کے لئے اس سے ہلکا کوئی بوجھ نہیں ؂

خاکسار بشیر۔ امرتسری از لنڈن ؂

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کو جب کسی نیکی کے کرنیکا موقعہ ملے۔ فوراً نیکی کرے۔ کیونکہ ممکن ہے پھر یہ موقع ملے اتنا موقعہ حاصل ہے پھر ممکن ہے ایسا غریب ہوجائے کہ غربت اس کو نیک کام کی توفیق نہ دے۔ یا ایسا دولتمند ہو کہ دولتمندی کے گھمنڈ میں نیکی سے جاتا رہے۔ یا ایسا بیمار ہو جائے۔ کہ نیک کام ہی سرزد نہ ہو۔ یا ایسا بوڑھا ہوجائے کہ نیک کام کرنیکے ہوش و حواس ہی مارے جائیں۔ یا موت آجائے۔ کہ جس سے سلسلہ اعمال ہی منقطع ہوجائے۔ یا کسی اور ایسی فتنہ میں مبتلا ہوجائے مثلاً مسیح دجال کا فتنہ یا اور کوئی حادثہ واقع ہو جائے جو اس کو نیک کاموں سے روک دے۔ اس لئے انسان کو جب موقعہ ملے فوراً نیکی کرے۔ (ترمذی)

مذاہب دنیا کے نمائندے ایک مجلس میں

۱۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے	نمائندہ اسلام
۲۔ مولوی عبدالمجید صاحب	نمائندہ اسلام
۳۔ ڈاکٹر شروڈر ریڈی آف امریکہ	نمائندہ عیسائیت
۴۔ ڈاکٹر موسے گارٹر	نمائندہ یہودیت
۵۔ آنریبل ڈاکٹر ڈبلیو۔ اے۔ ڈی سلوا آف سیلون	نمائندہ بدھ مذہب
۶۔ ڈاکٹر اینی بیسنٹ	نمائندہ تھیاسوفنٹ۔
۷۔ مہاراجہ ادھیراج آف بردوان	نمائندہ ہندو دھرم

مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی خطرناک تیاریاں

۳۰ اگست کو اخبار "پرتاپ" لاہور کا کرشن نمبر شائع ہؤا۔ اسکے بعض حصوں کو مختصر بیانات کیساتھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ حقیقتاً یہ باتیں اس اخبار کا تجزیہ اور قابل غور ہیں تفصیلی بحث کا یہ مقام نہیں۔ اسلئے مختصر ہی لکھا جائیگا۔

(۱)

ہندوستانی سوراجیہ اور مسلمان

اسلام کے بہی خواہ مسلمانوں کو مندرجہ ذیل سطور بغور ملاحظہ کرنی چاہئیں

(الف) "سچا ہندوستانی سوراجیہ وہی ہے جسمیں ہندو جاتی کے تتو اور سبھیتا کی رکھشا ہو اور یہی وہ سچی سوراجیہ ہے جس کیلئے ہمارے آباؤ اجداد لڑتے جھگڑتے رہے ہیں۔ وہ سوراجیہ ہندو دین کی رکھشا کرتے ہوئے ہندو سبھیتا کی وجہ پتا کو اونچا کرنے سے ہی مل سکتا ہے" ص۱

(ب) "انگریزی گورنمنٹ قدرتی طور پر ہندوؤں کو اب یہ جتلانا چاہتی ہے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودگی میں سوراجیہ کے سپنے مسلم راج کے ہونگے" ص۱۰

گورنمنٹ جتلانا چاہتی ہے۔ یا خود ہندوؤں کو ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودگی گوارا نہیں۔ ناظرین خود سمجھ لیں۔

(ج) "میں اپنے ہم مذہب بھائیوں سے خاص اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کو دینی آزادی حاصل کرنے کی جنگ میں مدد دیکر ہندو دھرم کو بچالو۔ مسلمانوں کے ساتھ ہمارے جو جھگڑے ہیں۔ ان کا کبھی فیصلہ نہ ہوگا۔ جب تک کہ تیسری حکمران پارٹی موجود ہے۔ سوراجیہ کی حالت میں ہمارے اختلافات کا جلد تصفیہ ہو سکیگا" ص۱۱

(د) "اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جس قدر مسلم تہذیب کا پرچار ہوتا جائیگا۔ اسی قدر آریہ تہذیب کا ناش ہوتا جائیگا" ص۱۴

(ہ) "اگر وہ (ہندو) شدھی کے کام میں حصہ نہیں لیتے۔ تو وہ اپنے دھرم میں جھوٹے ہیں۔ ان کو اس وقت تک آرام نہ لینا چاہیئے۔ جب تک کہ ایک ایک گؤ بدھ (ذبح) کرنے والا شدھ نہ کر لیا جائے۔ ورنہ وہ گؤوں کے ہلاک کرنے والوں میں شمار کئے جائیں گے" ص۵۰

(و) "سوراجیہ کے لئے سنگٹھن کی آشیکتا ضرورت ہے۔ کارن یہ کہ سنگھٹ ہندو راشٹر اگر کبھی ضرورت ہوئی۔ جیسی کہ آج کل ہے۔ تو اکیلا ہی سوراجیہ حاصل کر سکیگا" ص۱۵

(۲)

ہندو مسلم سوال کا حل کب ہوگا

لکھا ہے "ہندو مسلم سوال ابھی وقت حل ہو سکتا ہے۔ جبکہ

ہندو مسلمان کے ساتھ ہمسری کی حیثیت سے ملے گا۔ نہ مہاتما گاندھی کے الفاظ کے مطابق ملے گا۔ جیسے ایک بزدل ایک پہلوان خونخوار سے ملتا ہے۔" صدا

مسلمانوں کو خونخوار کہنا اگرچہ جھوٹ ہے۔ مگر اس میں ہندوؤں کو خونخوار بننے کی ضرور تلقین کی گئی ہے۔ میں مسلم بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جب بجز ہمسری کے یہ سوال ناقابل حل ہے۔ تو ان کو بھی تمدنی غلامی سے جلد آزاد ہو کر اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہندو مسلم سوال جلد حل ہو سکے۔

۳

امن پسند ہندوؤں کو لڑنے کا سبق

مہاشہ کرشن لکھتے ہیں:-

"آریہ جاتی اگر جینا چاہتی ہے۔ صرف جینا ہی نہیں بلکہ اپنے بزرگوں کی طرح سارے سنسار کا سرتاج بننا چاہتی ہے۔ تو اسے اہنسا کے درست معنے سمجھنے ہوں گے۔ اسے اپنی حفاظت کے لئے کھڑا ہونا ہو گا۔ اسے کھشتری رنگ تیار کرنا ہو گا۔ اسے دشمنوں کو بتانا ہو گا۔ کہ وہ راکھ نہیں بلکہ آگ ہے کوئی شخص سزا پائے بنا اس پر پاؤں نہیں رکھ سکتا۔" صد

۴

ہندو دھرم میں قتل پر امید بہشت

ہندو لوگ ہمیشہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اسلام میں لڑنے کی ترغیب کیلئے جنت کو پیش کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس بات میں کوئی عیب نہیں تھا۔ کہ جو ظالموں کے ظلم کو دور کرتا ہوا مارا جائے۔ اس کے لئے رضا الٰہی کا مژدہ سنایا جائے لیکن اب تو خود آریہ سماجی ایسے اقوال پیش کر رہے ہیں چنانچہ پرفیسر رام دیو جی گیتا سے کرشن کا قول نقل کرتے ہیں:-

"اگر یدھ (جنگ) میں تو مارا گیا۔ تو سورگ (بہشت) کو پائیگا۔ اور جیتے گا۔ تو پرتھوی کو بھوگیگا۔ اس لئے اے ارجن یدھ کا درڈھ نشچے (پختہ عزم) کر کھڑا ہو جا۔" صد ۱۳

۵

کرشن کا حکم نہ ماننے والا گردن زدنی ہے

لکھا ہے:-

"کرشن کا دھیان کرنا چاہیئے۔ جو اپنے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو موت کا ڈنڈ دینے سے بھی نہ جھجکتے تھے" صد ۳۳

۶

کرشن اور آریہ سماج

مہاشہ سنت رام لکھتے ہیں:-

"جن کو آج اچھوت اور نیچ کہکر دھتکارا جاتا ہے حقیقت میں وہی سماج کی پشت و پناہ ہیں۔ وہی سچے کھشتری ہیں۔ ان کو اپنا گوشت پوست بنائے بنا سماج کی رکھشا نہیں ہو سکتی۔" صد ۲۴

اس کے تو یہ معنی ہوئے۔ کہ سماج کی رکھشا کیلئے اچھوتوں کو ملایا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ قربانی کے بکرے کی جگہ کام آویں۔ مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری کی بنا پر نہیں بلکہ محض مطلب براری کے لئے۔ اچھوتوں کو دام تزویر میں پھنسایا جاتا ہے۔ اچھوت بھائیو! کیا آریوں کی چال کو سمجھتے ہو؟

۷

شدھی کے حامی چالوں سے کام لیں

پرفیسر بینرجی لکھتے ہیں:-

"فی زمانہ آریہ بھول گئے۔ کہ مخالف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ایماندار اور دلیر جو کھلے طور پر جنگ کرتا ہے۔ اس کا مقابلہ بھی کھلے میدان میں کیا جائے۔ دوسرا مخالف خفیہ ہتھیاروں اور طریقوں سے کام لیتا ہے۔ اس کا مقابلہ چالوں سے کرنا چاہیئے۔" صد ۵۸

اس وہم کی بنا پر کہ ان کا دشمن "خفیہ ہتھیاروں" سے کام لے رہا ہے۔ آریہ ہر قسم کی چالوں سے کام لے رہے ہیں۔ اور اگر ان کا فوری انسداد نہ ہوا۔ تو ملک کا امن بالکل تباہ ہو جائیگا۔ اور اس تمام "چالبازی" کی تعلیم کے بانی در اصل سوامی دیانند ہیں۔ جنہوں نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے:-

"جس ڈھنگ سے دشمن کو مغلوب کر سکیں۔ ویسے ہی کام کرنے چاہئیں۔" (باب ستیارتھ پرکاش) خاکسار اللہ دتا جالندہری

عیسائیوں کا دروغ بےفروغ اور ہماری فتح عظیم

مسٹر موسیٰ خان (ڈبل خان) نے اپنے رسالہ کیفیت مباحثہ سیالکوٹ میں غضب کی تعلّی ہانکی ہے کہ احمدی خواہ کیسی ہی بری طرح میدان مباحثہ میں شکست کھا کر بھاگ جائیں۔ مگر پھر بھی اشتہار بازی شروع کر دیتے ہیں کہ ہمنے مخالف پر پوری فتح پائی۔ پادریوں نے شکست فاش دی وہ تو مناظرہ سے فرار کر گیا۔ اس کی محض غرض یہ ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کا دنیا میں کام بنا رہے۔ اور مرید واہ واہ کرتے رہیں یہ صداقت وحقانیت پنجاب کے اور شہروں و قصبوں میں ہوتی ہو۔ تو عجیب نہیں مگر پشاور جیسے مذہبی شہر میں تو چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد کے سوا اور کچھ نہیں۔ چنانچہ ماہ جون ۱۹۲۷ء کا ذکر ہے کہ ایک مسیحی استاد بنام مسٹر چندا صاحب جو ایڈورڈز ہائی سکول مشن میں کام کرتے تھے۔ ایک سوسائٹی قائم کی جس کا مقصد مدعا یہ تھا کہ ہر جانب تبلیغ مذہب ردّ عمل کیا جاتا تھا۔ مگر مسٹر چندا صاحب پروٹسٹنٹوں کو ہی کیتھولک بنانے کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھتے۔ تو مضائقہ نہیں مگر انہوں نے جوش و غیرت عیسویت میں کہ پشاور کے تمام مذہبوں و فرقوں کو تحریری چیلنج مباحثہ کا دیا۔ چونکہ مسٹر مذکور کی دھاک اچھی بیٹھی ہوئی تھی اور کچھ اس وجہ سے کہ لوگوں نے مباحثہ کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ سوائے احمدیہ جماعت پشاور کے کسی نے انکو منہ نہ لگایا۔ اور ۲۳ جون کو بذریعہ ڈاک چیلنج کی منظوری کی اطلاع روانہ کی۔ جواب کا پانا تھا کہ ماسٹر مذکور نہایت سٹ پٹائے۔ گھبرائے بھاگے اچھلے کودے۔ اور خوف نے ان پر اسقدر لرزہ طاری کیا۔ کہ وہ بیچارے پشاور کے مسیحیوں کو اکیلا چھوڑ پشاور سے روپوش ہو گئے۔ اور آجکل معلوم نہیں کہ کدھر ہیں دوسرا واقعہ یوں ہے۔ کہ ماسٹر چندا صاحب کی سوسائٹی کے رکن اعلیٰ جو محض اس مذکورہ بالا سوسائٹی میں شراکت رکھنے کی وجہ سے انجمن حمایت و تبلیغ مسیحیت میں جہاں وہ سیکرٹری تھے۔ الگ کر دئے گئے۔ احمدیہ جماعت کا چیلنج پاتے ہی سیکرٹری مذکور نے مطالعہ مذہب احمدیت شروع کر دیا۔ اور بفضل خدا کچھ جانچ پڑتال کے بعد انجمن و مسجد احمدیہ میں مسلمان ہو گئے۔ اور اب انکا نام احمد صادق صاحب ہے پشاور کے پادری صاحبان بھلا کب نچلے بیٹھنے والے تھے احمد صادق کے اعلان اسلام کرتے ہی نہایت خوفزدہ ہو گئے۔ اور غیرت عیسویت میں مسٹر احمد صادق پہ ایک مقدمہ بنا دیا جسکی پیروی مرزا غلام حیدر وکیل (احمدی) نوشہرہ کر رہے ہیں مقدمہ ابھی تک جاری ہے اسی اثنا میں مسٹر احمد صادق نے تحریری چیلنج مسٹر رحمت اللہ رفیع ڈیکن (ایلڈر) کو جو اپنے آپکو پادری پادری کہتا پھرتا ہے۔ دیا۔ تاکہ وہ تبادلہ خیالات کرے اور حق و صداقت کو حاصل کرے (چیلنج جو رفیع اللہ کو دیا گیا۔ اسکی نقل اسی روز دیگر مسیحی صاحبان کو یعنی ڈاکٹر پال صاحب مسٹر گھوش ہیڈ ماسٹر مشن سکول بھوول مسیحی بشیر و دیگر صاحبان کو دی گئی)

چیلنج مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۲۷ء کو ڈیکن صاحب کے گھر میں پہنچایا گیا۔ دوسرے دن ۵ بجے رحمت اللہ ڈیکن مسٹر احمد صادق (نومسلم) کی دکان پر (دکان انگریزی دوا فروشی کی ہے) آئے۔ اور آتے ہی مباحثہ کے نام سے کانوں پر ہاتھ دھرنے لگے اتمام حجت کیلئے کہدیا گیا کہ وہ گھر پر پرائیویٹ چند مسیحی دوستوں کے روبرو بھی گفتگو کر سکتے ہیں تو انکے تلووں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ رنگ زرد ہو گیا۔ اور سخت گھبراہٹ اور بے چینی کا اظہار کرنے لگے۔ اور کہا خواہ کچھ ہو میں ہرگز مباحثہ نکرونگا۔ اسوقت کا سماں قابل دید تھا۔ اگر مسٹر ڈبل خان و ایڈیٹر اخبار نور افشاں جو مسیحی مصنوعی فتوحات کو کامل فتح کے رنگ میں پھیلانے کے عادی ہیں۔ ہوتے تو شرم کے مارے پسینہ پسینہ ہو جاتے ڈیکن صاحب گھبراہٹ میں تہذیب و ادب کو جواب دے بیٹھے اور نامناسب کلمات زبان پر لانے شروع کئے۔ جنہیں مسٹر احمد صادق (نومسلم) صاحب احمدی ہونے کی وجہ سے معاف کر دیا۔ چیلنج بدستور قائم ہے۔ اور احمدی شیر برابر مباحثہ کیلئے ضلع پشاور کے مسیحی پادریوں و مسٹر ڈیکن کو للکار رہا ہے۔ اور بذریعہ اخبار مطلع کرتا ہے کہ مسٹر رحمت اللہ رفیع (ڈیکن) جس مقام پر اور جس وقت بھی مباحثہ کرنا چاہیں۔ وہ ضرور مقابلہ پر آئیگا تاکہ پبلک واقف و آگاہ ہو جائے۔ کہ احمدی شیر کے مقابل پادریوں کو کیسی ذلت و رسوائی ہوتی ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب قادیانی (مسیح موعود) کا قول کیسا درست ہے کہ دشمنان اسلام پادری وغیرہ ہم مسیحیوں کے دلائل سے مٹ جائینگے۔ چنانچہ میرا دعویٰ ہے کہ میرے اتباع کے سامنے مخالفان اسلام اور پادری وغیرہ نہیں آتے۔

ہمیں بھی رحمت اللہ کی علمی قابلیت بے بسی و بیکسی پر ضرور رحم آتا ہے۔ اس لئے ہم مسٹر موسیٰ خان و پادری غلام مسیح ایڈیٹر اخبار نور افشاں سے امید رکھتے ہیں کہ ڈیکن صاحب کیلئے سفارش کرتے ہیں کہ وہ انہیں ضرور کوئی مفید صلاح دیں۔ مگر از کم اتنا تو اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر صاحب ضرور کریں۔ کہ رحمت اللہ کو اپنی اخبار میں پادری کا خطاب دیکر باقی پادریوں کو بدنام نہ کریں۔ خادم ۔ ڈبلیو الیگزینڈر

ضلع فرخ آباد میں شدھی بازوں کو کس طرح ناکامی ہوئی

آریوں کے مقابلہ کیلئے ایک احمدی مبلغ کی کامیاب کوششیں

ہاتھی پور ضلع فرخ آباد میں اشدھی کے متعلق آریہ اخبارات میں جو اعلان کیا گیا۔ وہ یہ ہے۔ "ہتھیا پور ضلع فرخ آباد میں ملکانوں کی شدھی ہوئی۔ راجپوت۔ براہمن۔ ویش۔ کائستھ اور دیگر تمام طبقوں کے ہندو ہزاروں کی تعداد میں اس تقریب میں شریک ہوئے۔ دو ہزار سے زیادہ ملکانوں نے شدھ ہوکر ہندو دھرم میں پرویش کیا۔ شدھی سبھا سنہ ۱۹۲۳ء سے کوشش کر رہی تھی۔ مسلمان لوگ لالچ۔ دباؤ اور دھمکی وغیرہ مختلف ذرائع سے ملکانوں کو اسلام قبول کرنیکی ترغیب دے رہے تھے۔ بالآخر انہیں ناکامی ہوئی۔ مسلمان مضبوط گروہ بنا کر آئے لیکن انہیں مایوس واپس جانا پڑا۔" (تیج ۱۸ اگست)

ان سطور کی صداقت کا پتہ حسب ذیل رپورٹ سے لگ سکتا ہے۔ جو ہمارے ایک مبلغ مقیم علاقہ ملکانہ نے ارسال کی ہے اور معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ دروغ بافی اور کذب بیانی میں کیسے ماہر ہیں۔

آریہ سماج نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ ضلع فرخ آباد کے موضع ہاتھی پور پر اپنا قبضہ جما کر بذریعہ اخبارات اشتہارات وفتحگڑھ گزٹ شائع کرا دیا تھا۔ کہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۲۷ء کو بروز اتوار تمام کا تمام گاؤں اشدھ ہو گا۔ اور ایک اشتہار راجہ تروا کی طرف سے بھی اسی مضمون کا شائع کرایا تھا۔ لہٰذا تمام دور و نزدیک کے دیہات و شہروں میں اسی تاریخ کی اشدھی کا چرچا تھا۔ اور بڑا شور تھا۔ کہ کثرت کے ساتھ ہندو ہاتھی پور جمع ہوئے چاہئیں۔ قبل اس کے کہ میں اشدھی کا نتیجہ ظاہر کروں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عاجز نے کیا کیا تدابیر آریوں کو ناکام کرنے کے لئے اختیار کیں (۱) بڑے بڑے رؤسا سے مل کر یہ تحریک کی۔ کہ آپ لوگ اسلام کی مدد کریں۔ چونکہ میرے دل میں ایک درد تھا۔ تو مجھکو بیدھڑک بڑے بڑے رئیسوں اور با اثر لوگوں کے پاس لیجاتا تھا اور میرا خدا تعالیٰ مجھے خاص توفیق عنایت فرما کر میری گفتگو کا اثر ان کے دل میں ڈالتا تھا۔ اسلیئے وہ لوگ جھٹ وعدہ کر لیتے تھے کہ جس وقت چاہو۔ اسی وقت حاضر ہو سکتے ہیں۔

(۲) یہ تحریک کرنے کے بعد میں تمام ذی اثر رئیسوں و زمینداروں کو ہمراہ لیکر جن کی تعداد ۱۵ تھی۔ دو دفعہ ہاتھی پور پہنچا۔ اور لوگوں کو سمجھایا بجھایا۔ مگر ان لوگوں پر بہت تھوڑا اثر ہوا۔ انہوں نے چنداں پرواہ نہ کی۔ (۳) آخر میں نے اپنی تدبیروں سے مایوس ہو کر درد بھرے دل سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگی۔ دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھی پور کے اشدھ ہونیوالوں کے سردار لعل خان نمبردار کو خدا کی قدرت فرخ آباد لے آئی۔ جو عاجز سے ملا میں نے سمجھایا تو خدا نے اس کے دل میں نور بھر دیا۔ وہ بولا میں ۱۴ اگست جو اشدھی کا دن ہے۔ آپکے پاس صبح کو ہی چار بجے آجاؤنگا۔ آپ مجھ کو اس وقت اجازت دیدیں۔ اس کے وعدہ کا ہم نے اعتبار کیا۔ اور وہ چلا گیا۔ دوسرے دن لعل خان آگیا۔ اسے وہاں چھوڑ کر عاجز ہاتھی پور جناب ابو الحسن صاحب امام صلوٰۃ جامع مسجد فتحگڑھ اور چند دیگر اصحاب کو لیکر گیا۔ وہاں چونکہ ہجوم کثرت سے تھا۔ اور لعل خان کی چوپال پر لعل خان کا پھوپھا بلونت سنگھ جو موضع منتھرا ضلع اٹاوہ کا ہے اور بہت بڑا مالدار ہے۔ اور اسی کی از حد کوشش کا یہ نتیجہ تھا کہ لعل خان بھی پانچہزار کے جال میں آگیا۔ اور اقرار کر لیا کہ میں بھی اشدھ ہو جاؤنگا۔ وہ بیٹھا تھا۔ اسکے پاس بہت سے آریہ بیٹھے تھے۔ ہم لوگ دوسری چوپال پر چلے گئے۔ آریہ لوگ سخت حیران ہو رہے تھے۔ کہ لعل خاں کہاں چلا گیا۔ دو بجے تک تقریباً ڈہائی ہزار ہندو جمع ہو گئے۔ مگر سخت مایوس۔ کیونکہ ٹھاکر لوگ کھان پان کرنے والے نہ آئے تھے۔ اور گاؤں کے لوگ اشدھ ہونے کو بغیر لعل خاں کے تیار نہ تھے۔ بعض لوگ جانے کو تیار ہی تھے۔ کہ راجہ تروا معہ اپنے چند رفیقوں کے موٹر لیکر آگیا۔ راجہ کے پیچھے فرخ آباد سے ہزاروں ہندو اور چلے آئے۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ مجمع کی تعداد پانچہزار کے قریب تھی۔ اور میرے پاس جو مسلمان تھے۔ انکی تعداد صرف ڈیڑھ سو کی تھی۔ ہم نے مسلمانوں کو روک دیا تھا۔ کہ وہ اکٹھے نہ ہوں۔ راجہ نے بڑے بڑے ہندو لوگوں کو اپنے پاس بلایا۔ اور کھان پان کرنیکی ہدایت کی۔ مگر وہ لوگ خاموش رہے۔ اور پھر علی خاں وغیرہ کو بلایا۔ تو ان سب نے اشدھ ہونے سے انکار کیا۔ اور اپنی طرف سے کئی ایک باتیں پیش کیں۔ کہ ٹھاکر لوگ کھان پان پر آمادہ نہیں۔ لعل خاں کہیں چلا گیا ہے۔ ہم اشدھ ہو کر کیا کریں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر راجہ نے دھمکیاں دیں۔ کہ تم نے ہم کو اور بلونت سنگھ کو اور سوامی چدانند دہلوی کو اور دیگر بڑے بڑے لوگوں کو بلوایا ہے۔ اس لئے ہم یہ کرینگے وہ کرینگے۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہ لوگ راجہ کی باتوں میں آگئے۔ اور علی خاں معہ اپنے تین بھائیوں اور بیوی اور والدہ اور بچوں کے اشدھ ہو گیا۔ اور سکندر خاں بابر صرف اکیلا ہی ہوا۔ اور لعل خاں کے بارہ سالہ بچے کو ورغلایا اور اسکو راجہ نے پانچ روپے وظیفہ مقرر کر کے تسلی دی۔ کہ میں تمکو کالج میں تعلیم دلاؤنگا۔ یہ کرونگا وہ کرونگا۔ پانچ روپے اسکی نذر اسی وقت کئے گئے۔ اسی طرح اسکو بھی اشدھ کر لیا۔ غرضیکہ صرف پانچ مرد ۴ عورتیں ۶ بچے اشدھ ہوئے۔

۱۵ اگست کی صبح کو ہم نے پھر تحقیقات کیلئے دو آدمی روانہ کیئے۔ انہوں نے آکر بتایا۔ رات کو علاوہ آریوں کے صرف پانچ ٹھاکروں نے کھان پان کیا۔ مگر جب وہ اپنے گھر کو واپس گئے تو باقی ٹھاکر لوگوں نے پنچایت کر کے ان پانچوں کا ہی بائیکاٹ کر دیا۔ حتیٰ کہ جس مندر میں یہ اشدھی ہوئی تھی۔ اور آریہ لوگوں نے جس کنوئیں سے پانی پیا تھا۔ اس کنوئیں کا پانی تمام ہندو ٹھاکروں نے استعمال کرنا چھوڑ دیا ہے۔

۱۵ کو لعل خان کا لڑکا فرخ آباد کے سکول میں پڑھنے کے لئے آیا۔ ہم نے لعل خان کو بھیجکر لڑکے کو بلوایا۔ مگر وہ نہ آتا تھا۔ کہ میں مسلمانوں کے پاس نہیں جاؤنگا۔ میں تو ٹھاکر ہوں۔ لعل خان نے سمجھایا۔ اور ہمراہ لے آیا۔ اسے اپنے ساتھ کھلایا پلایا۔ اس نے جنیئو وغیرہ توڑ کر پھینکدیا۔

عاجز کی پندرہ دن کی سرگرم کوششوں کا علاوہ ہاتھی پور کے محفوظ رہجانے کے اثر یہ ہوا۔ کہ تمام لوگ فرخ آباد میں لوگوں کے پاس احمدیہ جماعت کی خدمت اسلامی کا ذکر کرتے رہے۔ اور دلیل کے طور پر عاجز کو پیش کرتے رہے ہیں۔ اشدھی کے دن میرے ہمراہ چند آدمی فتحگڑھ کے بھی گئے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) حافظ ابو الحسن صاحب۔ (۲) منشی عزیز اللہ صاحب (۳) مولوی احمد مکرم صاحب (۴) منشی ابو الحسن صاحب (۵) منشی اکرام الٰہی صاحب (۶) بابو محمد قاسم صاحب (۷) منشی ارشاد علی خان صاحب وغیرہ۔ انہوں نے عاجز کی بحث بھی سنی جو آریوں سے ہوئی تھی۔ از حد مسرور ہوئے۔ جب ہم شام کو ہاتھی پور سے واپس فرخ آباد گئے۔ تو انہوں نے میرے گلے میں بہت سے ہار پھولوں کے ڈالے۔ اور کہا۔ یہ کامیابی احمدی مولوی صاحب کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ خاکسار محمد حسین۔ از فتحگڑھ لکھنؤ

شہر سلطان میں لیکچر

۱۱ اگست مولوی غلام احمد صاحب مبلغ کا لیکچر شہر سلطان میں ایک خاص مجمع میں ہوا۔ مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں مسلمانوں کو کامل ایمان اور اعمال صالح بجا لانے کی تلقین کی۔ لیکچر کے آخر میں اعلان کیا گیا۔ کہ کل بعد نماز جمعہ مولوی صاحب کا لیکچر اتحاد پر ہوگا۔ چنانچہ ہم بہمراہ مولوی صاحب وقت مقررہ پر جامع مسجد شہر سلطان میں پہنچ گئے۔ اور نماز جمعہ کے اختتام پر مولوی صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ جس میں مسئلہ توحید بڑی وضاحت سے آریہ سماج کے گندے لٹریچر اور

مکتوب مکہ مکرمہ

حالات حج

سلطان ابن سعود اور ان کی حکومت

(از جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

۱۳۴۵ھ کا حج اس سال کا حج کئی وجوہ سے کامیاب حج ہے۔ اور اسپر ملک الحجاز و سلطان نجد ملک عبد العزیز اور ان کی حکومت بجا طور پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ سیاست مصر۔ ایران۔ عراق یمن اور ۲/۳ مسلم ہندوستانی لوگوں کے حج پر آنے کے مخالف تھی۔ مگر مذہب نے سیاست پر فتح حاصل کی۔ اور حجاج کی تعداد زندہ لوگوں کی یاد میں غیر معمولی تھی۔ سمندر کے راستہ ۱۳۰۶۶۲ حاجی آئے۔ نجد اور اس کے ملحقات سے ۵۰ ہزار اور یمن سے دس ہزار۔ حجاز کے شہروں سے دس ہزار اور حجاز کے بادیہ سے بیس ہزار حجاج کا آنا قیاس کیا گیا ہے۔ گویا اس سال کل تعداد ۲۲۰۶۶۲ نفوس تک پہونچنے کا سرکاری اندازہ ہے۔ اور جن لوگوں نے عرفات کے میدان کا وسیع خیموں کا شہر۔ اور پھر عرفات سے مزدلفہ تک کا وسیع موجیں مارتا ہوا انسانی آمد و رفت کا سمندر دیکھا ہو اور ۸۰ ہزار اونٹوں کی قطاروں کا ملاحظہ کیا ہو۔ وہ یقیناً اس مجمع کے غیر معمولی ہونے پر صاد کریگا۔ اور جو شخص تیس چالیس سال سے حجاز میں رہنے والے اور متواتر حج کرنے والوں سے ملا ہو۔ اور ان کو اپنے خیال کا مصدق پایا ہو۔ تو وہ یقیناً شاہد صادق ہے۔ الحمد للہ کہ میں اپنے علم میں ایسا گواہ ہوں یہ امر تائید الٰہی پر مبنی ہے۔ کہ باوجود اس قدر مجمع اور سخت دھوپ اور صفائی کی غیر تسلی بخش حالت کے کوئی وبائی مرض نہیں پھیلا۔ اموات ہوئیں اور ہزاروں تک ہوئی ہیں۔ مگر وہ تکان تعب ضعف پیاس اور سخت دھوپ کے باعث ہوئی ہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ خدا کا شکر ہے کوئی وبائی مرض نہیں پھیلا۔ ورنہ ہیضہ کی صورت میں نصف لوگوں کا موت کے گھاٹ اترنا یقینی تھا۔

حجاز میں کامل امن انسانی انتظامات میں نقائص کا ہونا لازمی ہے اور ایک نئی بڑی سلطنتوں کے مقابل نسبتاً نادار حکومت کے انتظام میں اگر نقص ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مگر جس امر میں بڑی بڑی زبردست متمدن حکومتیں بھی عاجز ہوئیں۔ اور جو اسلام کے وطن کو صدیوں سے میسر نہ آیا ہو اگر وہ امن کامل صورت میں کوئی حکومت قائم کردے اور قافلوں کا لٹنا۔ حاجیوں کا قتل ہونا حکومت کی بے رعبی اور رعایا کی قانون سے لاپرواہی کا خاتمہ ہو کر امن عامہ کا دور دورہ ہو جائے۔ اور وہ بدو جو حج کے موسم میں حاجیوں کو لوٹنے اور قتل کرنے کو اپنا حق سمجھتا تھا۔ وہ اب مسلمان بن کر "السلام علیکم" کہے اور حاجیوں کی خدمت کرے۔ اور رہ مکہ اور مدینہ منورہ کا درمیانی راستہ جسکے اندر ترکی دھری افواج اور شریف مکہ کا رعب کوئی حفاظت کے سامان نہ کرسکا۔ جہاں ہر سال کشت و خوں ہوا۔ ہندوستان کی شاہی سڑکوں سے زیادہ پر امن ہو جائے تو یقیناً جو حکومت یہ کام کرے وہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ میں یہ سطور زمین عرب سے عینی مشاہدہ اور کامل تحقیقات کے بعد لکھ رہا ہوں۔ میں اہل حدیث نہیں کہ نجدی حکومت کی رعایت مقصود ہو۔ حنفی نہیں کہ قبوں کا گرانا تنفر پیدا کرکے اصل خوبی بیان کرنے سے روک دے۔ احمدی ہوں۔ غیر جانبدار ہوں جو کہتا ہوں تحقیق اور یقین سے کہتا ہوں۔ اور سچے دل سے اس امن۔ اس حفاظت کا قدر دان ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ سلطان نجد کے زبردست ہاتھ اور نجدی سپاہیوں کے خوف کے سوا حجازی لوگ کبھی امن قائم نہ کرتے غریب نیکدل ترک نبی صلعم کے ہموطنوں پر سختی پسند نہ کرتا تھا۔ شریف حسین کو خیال تھا کہ اگر سختی کی گئی تو ضرورت کے وقت حجازیوں سے کام نہ لیا جا سکیگا۔ مگر ابن سعود نے تمام کسریں نکال دی ہیں۔ اور لوگوں کو سیدھا کر دیا ہے۔

امن کسطرح قائم ہوا کہا جاتا ہے کہ طائف میں نجدی فوج نے آکر جو قتل عام کیا اور بعض رؤسائے مکہ کی لاشوں کو گھوڑوں کے پاؤں سے بندھوا کر گشت لگوایا گیا۔ اس سے حجازی لوگ سہم گئے پھر جس شخص نے چوری کا ارتکاب کیا اس کا ہاتھ کٹوایا گیا اور جس شیخ اور جس قوم کے علاقہ میں جرم ہوا ان کو ذمہ دار قرار دیا۔ اور انصاف کرتے وقت وہابی و غیر وہابی کا خیال نکال دیا گیا۔ چنانچہ ایک عرب دوست نے سنایا کہ مدینہ کے راستہ میں ایک قوم کا شیخ ابن سعود سے ملنے گیا۔ اور وہ نجد کا دوست بھی تھا اس نے دوران گفتگو میں کہا کہ "قطع الاحشام ولا قطع الفوائد" مطلب یہ تھا ناک کٹوا لینگے مگر حاجیوں سے جو رسومات ملتی رہی ہیں ان کو نہیں چھوڑینگے۔ سلطان نجد نے اس گستاخی کے جواب میں فوراً حکم دیا کہ اس کا ناک کاٹ لیں۔ تعمیل حکم فوراً کیگئی اور شیخ کی ناک کٹنا تھی کہ تمام قبائل کی آنکھیں کھل گئیں اور سب نے سمجھ لیا کہ اب امن شکنی اور ارتکاب جرم کی سزا ملنے کا وقت آ گیا ہے۔ غرض بگڑے ہوئے اہل حجاز کو نجدی تلوار نے اپنی طاقت سے دبایا اور امن قائم کیا ہے۔

امن کی مثالیں (۱) جدہ و مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے درمیان پیدل سوار اور لوہے کے گدھوں یعنی موٹروں کی آمد و رفت اور اموال و جان کا بھی بدوی حملوں سے نقصان نہ ہونا غالباً حجاز کی تاریخ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ کے بعد سے پہلی مرتبہ مشاہدہ میں آیا ہے۔ اور موٹروں کا چلنا اور دنوں کی مسافت کا گھنٹوں میں طے ہونا تو تاریخ عرب میں پہلی مثال ہے (۲) قافلے والوں کی اگر کوئی چیز گر جاتی ہے تو بدو جو پہلے سب کچھ حلال سمجھا کرتے تھے خود اٹھا کر دوسرے قافلوں کے ہاتھ بھجوا دیتے ہیں۔ (۳) عربی لوگوں کے ایک امیر کی نقدی اور سامان مدینہ کے راستہ گم ہوگیا۔ مدینہ پہونچکر رپورٹ کی گئی تو حکومت کے آدمی تفتیش کو نکلے۔ راستہ میں تفتیش کنندہ افسر کے سرہانے اس کے سوتے وقت کوئی شخص تمام متاع گمشدہ لا کر رکھ گیا۔ جو مالک کے سپرد کر دی گئی۔ (۴) منا میں دو عرب جوان دوکانداروں کو ایک بوڑھا بنگالی سونا دکھا کر حرامی کہکر دھمکا رہا تھا۔ مگر وہ دم نہ مارتے حکومت کا رعب ان پر طاری تھا

تصویر کا دوسرا رخ الاہرام ۲۲ جون میں "سیرۃ الوہابیین فی الحجاز" کے عنوان سے بہت سی شکایات کی گئی ہیں۔ اور حکومت عربیہ کے انتظام میں نقائص اور اس کے اراکین کی سخت گیریوں اور دین کے معاملات میں مداخلت کی مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ بعض شیعہ حجاج نے الاہرام کی تصدیق بھی کی ہے۔ مگر میں ان شکایات کو اخبارات میں لانے کی بجائے حکومت کے نوٹس میں لانا سلطان کو مطلع کرکے اصلاح کرانا بہتر یقین کرتا ہوں۔ اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ جلالۃ الملک سلطان نجد و ملک الحجاز نے حجاج کی شکایات کے متعلق ایک کمیٹی بنا دی ہے۔ جس نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ اور حاجیوں کی شکایات اور انتظام کی بہتری کے متعلق تجاویز وصول کر رہی ہے۔ اس لئے ہم تصویر کے دوسرے پہلو کو بجائے پبلک کو دکھانے کے اس سے دکھائینگے۔ جو اس کے دور کرنے پر قادر اور اصلاح کرنے کا اہل ہے اور یہی غرض شکایت کرنے کی ہوسکتی ہے۔

اصلاحات سلطان عبد العزیز کل معاملات ملکی کو خود ہدایات دیکر سرانجام دیتے ہیں۔ سال گذشتہ حجاج کی جو شکایات انہیں پہونچیں۔ ان کی اصلاح کیطرف توجہ کی گئی ہے۔ چنانچہ سب سے بڑی شکایت ۱۳۴۴ھ کے حج میں یہ تھی کہ نجدی سپاہیوں نے بے تحاشا اونٹ دوڑا کر حجاج کی جان و مال کا بہت نقصان کیا۔ اور طواف کے وقت عین طواف سے لوگوں کو مار مار کر نکالدیا۔ تا سلطان کے والد صاحب طواف کر سکیں۔ اس سال سلطان نے اس شکایت کو رفع کرنے کیلئے اول خود ریاض کا سفر کیا۔ اپنے لوگوں کو سمجھایا کہ بیت اللہ کے احترام کو مدنظر رکھکر ہتھیار بند نہ آئیں۔ اور بہت کثرت سے حج کیلئے نہ آئیں۔ دوم منا میں پیدل جمروں پر کنکر مارنے جائیں۔ اونٹوں پر نہ جائیں۔ سوم مکہ میں شہر کے باہر اونٹ چھوڑ کر پیدل چھوٹی چھوٹی جماعتیں حرم کے اندر داخل ہوں۔ چہارم۔ شکایات پہنچنے پر ان کے انسداد کیطرف فوری توجہ اور مجرموں کو جرمانہ۔ چنانچہ اسی سال ایک موٹر والے پر زیادہ کرایہ لینے کیوجہ سے ۲۰۰ پونڈ جرمانہ اور ایک عرب پر حاجی کو مار کر روپے چھیننے کے جرم میں ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹنے کی حد جاری کی گئی۔ پنجم سلطان خود حج کے بعد عام دربار کرکے شکایات سنتے رہے اور بعض لوگوں کو اپنے خاص حکم سے موٹریں کرایہ پر لیکر دیں۔ ششم۔ حکومت کے ہر محکمہ میں اصلاحات جدیدہ زیر غور ہیں۔ ریلوں۔ کانوں۔ اور دوسری ترقی کی شاخوں کیطرف توجہ پروگرام کے اندر ہے۔ ہفتم آئندہ حج کیلئے پانی کے پمپ لگوانے راستہ گم کرنے والوں کی راہنمائی اور دیگر امور کیلئے احکامات دیدئے گئے ہیں۔ اور دئے جا رہے ہیں۔ ہشتم ہسپتال میں جو لوگ مریض ہوتے تھے وہ غریب حج سے محروم ہو جاتے تھے امسال ایسے غرباء کو سرکاری موٹروں میں بٹھا کر عرفات لیجا کر حج کرایا گیا۔ نہم مکہ اور منا کے راستے وسیع کر دئے گئے۔ اور صفا و مروہ کے درمیان پتھر کا فرش لگوا دیا گیا۔ دہم۔ منا میں خاص مقررہ جگہ کے باہر جانور ذبح کرنے کی ممانعت کرا دی ہے۔ مگر افسوس کہ حجاج نے اس حکم میں حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کیا۔ اور ہر جگہ ذبح کرکے ڈالتے رہے ہیں۔ (۔)

معاونین جرائد سلسلہ

گذشتہ دو ماہ میں جن اصحاب نے الفضل مصباح سن رائز انگریزی ریویو کے خریدار دیئے ہیں۔ ان کی فہرست شکریہ کیساتھ شائع کیجاتی ہے۔ (ناظم طبع و اشاعت)

الفضل

خان فرزند علی خانصاحب	راولپنڈی	۴ خریدار
محمد دین احمد صاحب	رانچی	۴ خریدار
محمد شفیع صاحب اوورسیر	بھکر	۳ خریدار
محمد عبد العزیز صاحب	بہاولپور	۲ خریدار
سید اسحق علی صاحب	حیدر آباد دکن	۲ خریدار
مولوی صمصام الدین صاحب	سونگھڑہ	۲ خریدار
احمد جان صاحب کلرک	الہ آباد	۱ خریدار
غلام احمد صاحب	فیروزپور	۱ خریدار
بابو محمد اکبر صاحب	ملتان	۱ خریدار
رشید احمد صاحب گرداور	اٹاری	ایک خریدار
ڈاکٹر ظفر حسن صاحب	راولپنڈی	ایک خریدار
مرزا عبد الحمید صاحب کلرک	قادیان	ایک خریدار
احمد دین صاحب زرگر	پنڈی چیری	ایک خریدار

مصباح

والدہ خلیفہ صلاح الدین	قادیان	۲ خریدار

جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم کوٹ رندھاوا ایک خریدار

ریویو انگریزی و سن رائز

جنابہ محمد اکرم خانصاحب چار خریدار۔ چوہدری صابر علی صاحب کمیلہ سن رائز ایک۔ چوہدری مظفر الدین صاحب سن رائز ایک خریدار راجہ علی محمد صاحب ای۔ اے سی میانوالی ریویو انگریزی کیلئے پانچ خریدار اور سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے ساتھ پونڈ اور دس شلنگ منجانب مولوی عبد الکریم صاحب سکندر آباد دکن پندرہ کاپیاں ریویو آف ریلیجنز ولایت میں جاری کرنے کیواسطے ارسال کئے ہیں سن رائز کیواسطے ایک خریدار جزاہم اللہ احسن الجزاء ایس۔ ایم ارجمند صاحب شملہ سے سن رائز کیواسطے دو خریدار محفوظ الرحمٰن صاحب گرگام سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار محی الدین صاحب میسور سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ ایس۔ اے۔ کمان صاحب سید پور سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار

بابو فقیر محمد صاحب دروش چترال سے ریویو انگریزی کیواسطے ایک عبد الرحمٰن صاحب کوہ مری سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ عبد الکریم صاحب جہلم سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ ڈاکٹر عبد الغفور صاحب حیدر آباد سندھ سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار محمد علی صاحب سرگودہا سے ریویو انگریزی کیواسطے ایک خریدار۔ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب حیدر آباد سندھ سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ ریویو انگریزی ایک خریدار۔ جمعدار علی گوہر دفتری اسسٹنٹ سرجن نصیر آباد راجپوتانہ سے سن رائز کیواسطے ایک عبد السلام صاحب محلہ جہانگیر پورہ پشاور سے سن رائز کیواسطے اعزاف اللہ صاحب ایبٹ آباد ہزارہ سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ مولوی خیر الدین صاحب امراوتی سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ محمد علیخانصاحب ہوشیارپور سے سن رائز کیواسطے دو خریدار ریویو انگریزی کیواسطے دو خریدار۔ مولوی امیر علی صاحب کلکتہ سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ چوہدری فقیر محمد صاحب کیمل پور سے ریویو انگریزی کیواسطے ایک خریدار۔ صدر الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ شمس الدین صاحب پٹڑا سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ غلام محمد خانصاحب انگلش ہاسٹر کہروڑپکا ضلع ملتان سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ سید ارادت حسین صاحب ادرین سے سن رائز کیواسطے دو خریدار میر اسحق علی صاحب وکیل محبوب نگر دکن سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار عبد المجید صاحب ۵۹ ایک سکوڈرن رائے سینا دہلی نے بطور اعانت سن رائز کیواسطے بیس روپے دئے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ بیش از بیش توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ ایم۔ اے سبحان صاحب سید پور سے ریویو انگریزی کیواسطے ایک سن رائز ایک نذیر محمد خانصاحب بھیرہ سے سن رائز کیواسطے دو خریدار۔ محمد عبد الحمید صاحب پٹنہ سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ اے۔ بی ابراہیم صاحب سیلون سے سن رائز کیواسطے دو خریدار۔ محمد امین خانصاحب مجاہد بخارا نے ایک شخص کے نام ایران میں سن رائز جاری کرایا ہے۔ شیر محمد صاحب لائل پور سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ آئی ابراہیم صاحب کولمبو سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ سید کریم بخش صاحب کلکتہ سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ فقیر محمد صاحب پوسٹ کلرک دروش چترال سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ میر اسحق علی صاحب وکیل محبوب نگر دکن سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ سید کریم بخش صاحب کلکتہ سے سن رائز کیواسطے تین خریدار۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب قادیان سن رائز کیواسطے چار خریدار۔ سید سردار شاہ صاحب مڈل سکول بوچھال کلاں جہلم سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ ایم کے عابد شریف صاحب بنگلور حنیفی شموگہ میسور نے سن رائز کی اشاعت کیواسطے ۲۰ روپے ارسال کئے ہیں۔ نور محمد صاحب سوکھی لال کوارٹر میٹی پوریا تھانہ سے سن رائز کیواسطے ایک خریدار۔ محمد احسن صاحب چک ۳۲ جنوبی ضلع چک ۳۲ جنوبی نے بطور اعانت سن رائز کیواسطے چار روپے ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

در عدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر

درجہ چہارم ترنتارن

مقدمہ دیوانی نمبر ۶۹ بابت ۱۹۲۶ء

جھنڈا سنگھ ولد عطر سنگھ قوم ترکھان ساکن مونڈہ تحصیل ترنتارن مدعی

بنام

سادن سنگھ ولد مان سنگھ۔ اوجاگر سنگھ۔ سوہن سنگھ ولد مان سنگھ۔ ترکھان ساکنان مونڈہ۔ سندر سنگھ بھتیجے پسر بھوپ سنگھ۔ سوداگر سنگھ ولد سندر سنگھ ترکھان ساکن رانیوالہ تحصیل ترنتارن مدعا علیہم

دعوے واپسی قبضہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سادن سنگھ۔ سوہن سنگھ۔ سندر سنگھ سوداگر سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سادن سنگھ۔ سوہن سنگھ۔ سندر سنگھ۔ سوداگر سنگھ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سادن سنگھ۔ سوہن سنگھ۔ سندر سنگھ۔ سوداگر سنگھ مذکور بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کرینگے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۶ اگست ۱۹۲۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم

مقام چونیاں

دوکان جمعیت رام عطر سنگھ واقعہ چک نمبر ۸ بذریعہ جمعیت رام ولد بہادر سنگھ۔ عطر سنگھ ولد جمعیت رام اروڑہ ساکن چک نمبر ۸ گوہر تحصیل چونیاں مدعی

بنام

نورا ولد فتو ارائیں ساکن چک نمبر ۸ گوہر تحصیل چونیاں مدعا علیہ

دعوے نو سو ستانوے روپے لعہ

اشتہار بنام نورا ولد فتو ارائیں ساکن چک نمبر ۸ گوہر تحصیل چونیاں مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں حسب درخواست بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے لہذا انکو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۳ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر بوقت دس بجے قبل دوپہر پیروی مقدمہ کریں ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بثبت دستخط ہمارے مہر عدالت سے جاری کیا گیا

تحریر ۱۹ دستخط بخط انگریزی — مہر عدالت

(مسلمان بچوں کے لئے اردو میں ایک بے نظیر کتاب)

اسلامی کہانیاں

یعنی

دلچسپ حکایتوں کی شکل میں تمام تاریخ اسلام کا خلاصہ۔ عبارت نہایت آسان۔ طرز بیان بیحد دلچسپ۔ تیسری جماعت کا بچہ بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ لڑکیوں کیلئے بھی اسکا مطالعہ یکساں فائدہ مند ہے۔ بچوں کو اپنی گذشتہ شاندار اسلامی تاریخ سے واقف کرانے اور ان میں بچپن ہی سے مطالعہ کا صحیح مذاق پیدا کرنے کیلئے اردو میں اس سے بہتر دوسری کتاب نہ ملیگی۔ طباعت و کاغذ نہایت اعلیٰ و دیدہ زیب قیمت ۸/ - مجلد ۱۲/ - مطالعہ کے بعد کسی وجہ سے بھی ناپسند ہو۔ تو بلا تامل واپس فرما کر قیمت منگا لیں۔ یہ کتاب نیز مولانا حالی کی تمام نظم و نثر کتب مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

احمدی بیروزگاروں کو خوشخبری

ہم نے محض احمدی بیروزگاروں کی بہتری کیلئے اس کالج پر ہزاروں روپیہ صرف کر دئے ہیں جسمیں ہر نوجوان تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ عرصہ دو ماہ میں صرف ۔/۵ فیس کے قلیل معاوضہ پر موٹر ڈرائیوری کا کام سیکھ سکتا ہے۔ اور سرکاری لائسنس شرطیہ دلوانے کا کالج ذمہ دار ہے۔ مزید حالات کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ کرکے پراسپکٹس طلب کیجئے۔ نوٹ:۔ ہمارے ہاں ہر ایک پرانی موٹر کا سامان ارزاں قیمت پر مل سکتا ہے۔

پرنسپل احمدیہ موٹر ٹریننگ کالج متصل بجلی گھر بیڈن روڈ لاہور۔

ضرورت ہے

ایک سند یافتہ تجربہ کار سینیٹری انسپکٹر کی بمشاہرہ ۵۰-۲-۰۰ بمعہ مبلغ ۵ روپیہ ماہوار بائیسکل الاؤنس واسطے میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ۔ درخواستیں صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی کی خدمت میں ۳۰ ماہ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

اگر آپ کو ہر قسم کی مذہبی کتابیں اور تبلیغی ٹریکٹ درکار ہوں تو

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب کرو

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں

اگر آپکو اپنی پیاری آنکھوں کی کچھ قدر ہے۔ تو پھر آج سے ہی نوری سرمہ رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جسے ڈاکٹر اور حکیم بوقت ضرورت بذریعہ تار طلب کرتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ (دو روپے آٹھ آنہ) محصولڈاک علاوہ۔

آپ کے سرمہ کی جتنی تعریف کیجائے کم ہے

جناب چوہدری عنایت اللہ خان صاحب اسار برادر۔ ایم۔ ایس۔ لدھیانہ لکھتے ہیں۔ کہ مجھے ضعف بصر اور سرخی آنکھ کی شکایت تھی۔ اس کیلئے آپکا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ براہ کرم ایک تولہ سرمہ اور بذریعہ وی پی جلد بھیجدیں۔ پتہ:۔

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

حب اٹھرا

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں اکثر مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۵ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب۔

ساڑھے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجئے

تاکہ آپکو دس مدلل اور نہایت مفید ٹریکٹوں کا بنا بنایا سلسلہ وار مجموعہ حجم ۱۰۰ صفحہ بھیجدیا جائے۔ جو مخالفین آریہ سماج کی تردید کیلئے بہترین تیار ہے۔ اسمیں ویدوں کے ایسے ایسے سربستہ اور اندرونی راز ظاہر کئے گئے ہیں کہ باید و شاید۔ ملنے کا پتہ:۔

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

لنگی مشہدی و پشاوری

ہر سائز اور ہر نمونہ کی مشہدی رومال متفرق رنگ و ڈیزائین۔ مشہدی تعاویز۔ مختلف رنگ جو کہ پرانی وضع کی معزز خواتین کے لئے باوضع ملبوسات۔ اور نئی روشنی کی شریف لیڈیوں کے لئے فیشن ایبل سوٹ بنانے کے واسطے بے نظیر ہے۔ کلاہ پشاوری سادہ و زری دار سلمہ ستارہ کا کام بنا ہوا ہر سائز مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر پسند نہ آئے۔ تو محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دی جائیگی۔

المشتہر

میاں محمد و محمد جمیل احمدی جنرل مرچنٹ کریم پورہ پشاور

سب جج صاحب بہادر کا پرزور فیصلہ

آپکا عرق اپنی دو لڑکیوں کو استعمال کرا چکا ہوں۔ میری بیوی کے بھائی نے بھی استعمال کیا تھا۔ تینوں جانوں کو اللہ کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا۔ اور پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی۔ واقعی آپ کا عرق طحال تاپ تلی۔ تپ طحال کے واسطے اکسیر ہے۔ اگر تمام پیٹ میں تلی پھیلی ہوئی ہو۔ تو صرف دو تین شیشیوں کے پینے سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ تلی بہت جلد سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ تاپ تلی کے مریض اگر تمام دوائیاں چھوڑ کر آپکا عرق طحال استعمال کریں۔ تو اللہ کے فضل سے ان کو بالکل آرام ہو جائے گا۔

فقط آپکا خیر خواہ:۔

(شیخ محمد حسین سب جج چونیاں ضلع لاہور۔)

قیمت فی شیشی عہ (خرچ وی پی ۶/) تین شیشی عہ (خرچ وی پی ۸/) چھ شیشی چھ روپے۔ خرچ وی پی بیمست۔

ملنے کا پتہ

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال وزیرآباد پنجاب

ممالک غیر کی خبریں

—— سکو اور ونزٹی کو پھانسی ملنے سے بہت سے ممالک میں شورش برپا ہوگئی۔ اور فرانس میں تو اس شورش نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ تین ہزار آدمیوں کے مجمع نے لاٹھیوں اور چاقوؤں سے مسلح ہو کر سخت ابتری پھیلائی۔ پولیس اور بلوائیوں دونوں کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

لنڈن میں ہائیڈ پارک میں ایک مظاہرے کو فرو کرنے کے لئے پولیس نے ڈنڈے استعمال کئے۔ ۴ آدمی زخمی ہوئے اور دو سو گرفتار ہوئے۔

—— ماسکو ۲۵ر اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہنگوارو ڈیبی سعد و جرنیلوں کو پھانسی مل گئی۔ مرکزی مجلس منتظمہ نے ان کی اپیل نامنظور کر دی۔

—— ایک نامہ نگار "چیمبرز جرنل" میں لکھتا ہے کہ جدید ترکی میں جس تیزی کے ساتھ حالات میں تغیر و تبدل ہو رہا ہے اس کی مثال تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ ترکی ٹوپی کی جگہ ہمیشہ کے لئے یا باؤلر کی انگریزی ٹوپی نے لے لی ہے۔ قسطنطنیہ کے غریب چوکیدار جو اپنی ڈاڑھی کی وجہ سے نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ ڈاڑھی صاف کرانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کمالیوں نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ نقاب کے رواج کو بالکل ترک کر دیا جائے کیونکہ اس رسم کی بنیاد شرعی احکام پر نہیں۔

—— ٹوکیو ۲۵ر اگست۔ یوٹے تن کے گرد و نواح میں ایک زلزلہ آیا جس سے دس آدمی مر گئے۔ ایک سو زخمی ہوئے۔ اور دو سو گھر تباہ ہو گئے۔

—— ٹوکیو ۲۷ر اگست۔ مصنوعی بحری جنگ میں جو جہاز ٹکرا کر غرق ہو گئے تھے۔ ان میں اتلاف جان کی میزان ۱۱۹ ہے۔ جس میں ۱۱ بڑے افسر بھی ہیں۔

—— لنڈن ۲۴ر اگست۔ سر فضل حسین صاحب کو جو جمعیۃ الاقوام میں ہندوستانی نمائندہ کی حیثیت سے لنڈن گئے ہیں۔ احمدیہ مشن لنڈن نے دعوۃ طعام دی۔

—— ترکی عدالت نے چھ سو آدمیوں کو ترکی حکومت کی ملازمت سے برطرف کر دیا ہے۔ ان آدمیوں کے خلاف یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ انہوں نے جنگ استقلال کے دوران میں ترکی میں انگریزوں کی عظمت اور ان کے تفوق کے قیام کے لئے سازش کی تھی۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ امام یحییٰ نے اٹلی سے معاہدہ کر لیا ہے۔ اور بہت جلد دولت برطانیہ اور امام یحییٰ کے درمیان معاہدہ کے سلسلہ گفت و شنید شروع ہو جائیگا۔

—— جرمنی کے ایک اخبار کا نامہ نگار مقیم انگورہ رقمطراز ہے۔ کہ آجکل حیفہ اور بغداد کے درمیان ریلوے لائن بنانے کے مسئلہ پر تمام طاقتوں کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے۔

—— لنڈن ۲۴ر اگست۔ جنوبی ریلوے ٹرین لندن سے ڈیل جاتے ہوئے سیون اوکس کے قریب پٹڑی سے اُتر گئی۔ انجن اور کئی ڈبے اُلٹ گئے۔ اس حادثہ میں ۱۱ اشخاص ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔

ہندوستان کی خبریں

—— سید شریف احمد صاحب چشتی بی۔اے معتمد انجمن اصلاح تمدن امرتسر نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

امرتسر ۲۶ر اگست۔ آجکل ہندوؤں اور سکھوں کے جو اجتماعات یہاں انعقاد پذیر ہو رہے ہیں۔ ان میں نہایت اشتعال انگیز اور امن سوز تقریریں کی جاتی ہیں۔ اور ہندوؤں اور سکھوں کو بدرجۂ غایت مشتعل کیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اکے دُکے مسلمانوں پر حملہ کی بے شمار وارداتیں ہو رہی ہیں۔ کل بروز جمعرات منکشف ہوا۔ کہ ایک مسلمان کو قتل کر کے سنتوکسر میں جو سکھوں کا ایک مقدس تالاب ہے پھینک دیا گیا۔

ان اجتماعات میں مسلمانوں کے اقتصادی مقاطعہ کی تلقین کی جاتی ہے۔ یہ تحریک انتہائی سرعت اور تیزی کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ چنانچہ مسلمان دوکانداروں اور کاریگروں کا بائیکاٹ کیا جا چکا ہے۔ اشتعال دلائے جانے کے باوصف مسلمان صبر و سکون سے کام لے رہے ہیں۔ اور حکومت سے پُر زور استدعا کرتے ہیں۔ کہ نقض امن کے انسداد اور قیام امن و امان کے لئے فوری مداخلت کرے۔

—— کانپور ۲۶ر اگست۔ شوکت عثمانی جنہیں بالشویک سازش کے مقدمہ میں سزائے قید دی گئی تھی۔ جھانسی جیل سے رہا ہو کر آج صبح یہاں پہنچے۔

—— دہلی ۲۶ر اگست۔ گزشتہ شب دہلی کے ہندوؤں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تقریروں کے بعد متوفی تانک چند کی بیوہ کے ساتھ اظہار ہمدردی کی قرارداد منظور ہوئی۔ مقررین نے اس امر کی وضاحت کی۔ کہ پریوی کونسل میں عبدالرشید کے مقدمہ کی اپیل دائر کرنے کے یہ معنے ہیں کہ ہندوؤں کا قتل ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ اختتام اجلاس پر متوفی کی بیوہ کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ بطور چندہ جمع ہوا۔

—— شملہ ۲۴ر اگست۔ مجلس وضع آئین و قوانین ہند کے ہندو مسلم اور سکھ ارکان کا ایک وفد بسر کردگی سر عمر حیات خان ٹوانہ سپہ سالار افواج ہند کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سکین کمیٹی کی اس تجویز پر فکر و تشویش کا اظہار کیا۔ کہ ۸۰ فیصدی فوجی کمیشن کے عہدے بذریعہ امتحان مقابلہ ہندوستانیوں کو دیئے جائیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ فوجی افسروں کی جگہ غیر جنگجو جماعتوں کے ایسے نوجوان مقرر ہونگے۔ جو تیز فہم ہونے کے باوجود ان جسمانی قوی خطرات برداشت نہیں کر سکیں گے۔ ان کا وجود نہ تو ہندوستان کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ سلطنت کے لئے۔ اگر اس معاملہ میں کمیٹی کی سفارشات منظور کر لی گئیں۔ تو ہندوستان کے فوجی فرقوں میں شدید برہمی پیدا ہو جائے گی۔ سپہ سالار افواج ہند نے وفد کی معروضات کے جواب میں کوئی ایسی بات نہیں کہی جس سے صاحب موصوف پر کوئی ذمہ داری عاید ہو۔

—— کلکتہ ۲۶ر اگست۔ آج آنریبل مسٹر اے کے غزنوی اور مسٹر بیکرا ورتی نے اپنا استعفاء داخل کر دیا ہے۔ جسے ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال نے منظور کر لیا ہے۔ ہز ایکسیلنسی نے حکم صادر کیا ہے۔ کہ مجلس وضع آئین و قوانین بنگال توڑ دی جائے۔

—— مسٹر ستیہ ورتی نے بلدیہ مدراس کے ایک تازہ اجلاس میں یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ انسانوں کے ذریعے سے انسانوں کا فضلہ اُٹھوانے کے طریقہ کو بند کیا جائے۔ اور یہ کام مشینوں اور دیگر ذرائع سے انجام دیا جائے۔

—— "پرتاپ" لاہور لکھتا ہے۔ کہ ایڈیٹر "ریاست" دہلی "ریاست" پٹیالہ کے حوالہ نہیں کئے جائیں گے۔ اور ان کے مقدمہ کی سماعت برٹش انڈیا کے علاقہ میں ہوگی۔

—— پشاور شنواری پٹھان اور ذکا خیل آفریدیوں کے جرگوں نے پولیٹیکل ایجنٹ کو ایک تحریری معاہدہ پیش کیا ہے جس کی رو سے ان ہندوؤں کو جو قبائل کے علاقہ سے اپنے گھروں کو چھوڑ کر پشاور چلے گئے تھے۔ پھر اپنے آبائی وطن کو واپس بھیجنے کا انتظام کیا جائیگا۔ معاہدہ میں اس امر کا اقرار کیا گیا ہے۔ کہ انہیں کسی صورت میں دق نہیں کیا جائیگا۔ کوکی خیل کے متعلق ابھی کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ سوکی خیل اور ذکا خیل کے علاقہ کے ہندوؤں کی تعداد صرف چند اشخاص پر مشتمل ہے۔ ہندوؤں کی زیادہ تعداد بختواری علاقہ میں رہتی ہے۔

—— مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے فرزند مولوی بشیر الدین احمد صاحب کا ایک طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

—— کلکتہ ۲۷ر اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جناب گورنر نے مسٹر جے ایم سین گپتا رہنمائے سوراج جماعت اور سر عبدالرحیم رہنمائے مسلم پارٹی کو دعوت دی ہے کہ وہ ان کے ساتھ ملاقات کریں۔

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے علیحدہ شائع کیا)